T01-09Sept2024 Abdul Ghafoor/ED. Mubashir 05:00PM

THE

SENATE OF PAKISTAN

DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday, the September 09, 2024

(342nd Session)

Volume VII, No.06

(Nos.)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume VII SP.VII (06)/2024

No.06 15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Point of order raised by Senator Infan-ul-Haque Siddiqui 2
3. regarding the Peaceful Assembly and Public Order Act, 2024 2
  - Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the Opposition 4
4. Leave of Absence 11
5. Point raised by Senator Saadia Abbasi regarding an article “The stealth cost of legislature” published in Dawn Newspaper 13
6. Introduction of [The Constitution (Amendment) Bill, 2024] (Amendment of Article 62 of the Constitution) 19
7. Introduction of [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2024] (Insertion of new section 297A in PPC and subsequent amendment in Schedule-II of Cr.PC) 20
8. Introduction of [The Civil Servants (Amendment) Bill, 2024] (Amendment of Section 5) 22
9. Introduction of [The Family Courts (Amendment) Bill, 2024] 23
10. Introduction of [The Federal Supervision of Curricula, Text-books and Maintenance of Standards of the Education (Amendment) Bill, 2024] 24
11. Introduction of [The Regulation of Artificial Intelligence Bill, 2024] 25
12. Point of public importance raised by Senator Raja Nasir Abbas regarding the incidents of killing of innocent people in Parachinar 29
13. Point of Public Importance raised by Senator Raja Nasir Abbas regarding the treatment being metted out to the Zahirean travelling to Iran 31
14. Withdrawal of [The Islamabad Capital Territory Private Educational Institutions (Registration and Regulation) (Amendment) Bill, 2024] 33
15. Points raised by Senator Kamran Murtaza regarding (a) Prevailing Political Situation in the Country and (b) Placement of Name of Women belonging to Balochistan, on ECL 35
16. Motion Under Rule 218 moved by Senator Mohsin Aziz regarding the issue of shrinking of loans and the surging of bad debts in the private sector 36
  - Senator Bilal Ahmed Khan 42
17. Motion under Rule 218 moved by Senator Zeeshan Khan Zada regarding the process of digitalization of FBR 43
  - Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance 49
18. Points of public importance raised by Senator Manzoor Ahmad regarding imposition of 10% levy on Transporters and Businessmen across Pakistan and Iran 55
19. Motion Under Rule 218 moved by Senator Poonjo regarding discontinuation of the Railway line known as the Loop section 57
  - Ms. Shiza Fatima Khawaja (Minister of State for Information Technology) 58
20. Point of Public Importance raised by Senator Aimal Wali Khan regarding law and order situation in Khyber Pakhtunkhwa 59
21. Motion under Rule 218 moved by Senator Kamran Murtaza regarding overall performance Capital Development Authority (CDA) 63
  - Ms. Shaza Fatima Khawaja, Minister of State for Information Technology & Telecommunication . 64
  - Senator Dr. Afnan Ullah Khan 66

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Monday, the September 09, 2024

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at six minutes past five in the evening with Madam Presiding Officer (Senator Sherry Rehman) in the Chair.

<u>Recitation from the Holy Quran</u>

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا
كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾ لَا یَسْتَوِیْۤ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ
الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو، اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اُس نے کل کے لیے کیا سامان کیا ہے۔ اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ یقیناً تمہارے اُن سب اعمال سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔ اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے اُنھیں خود اپنا نفس بُھلا دیا، یہی لوگ فاسق ہیں۔ دوزخ میں جانے والے اور جنت میں جانے والے کبھی یکساں نہیں ہو سکتے۔ جنت میں جانے والے ہی اصل میں کامیاب ہیں۔

سورۃ الحشر (آیات نمبر ۱۷ تا ۲۰)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جزاک اللہ۔ شکریہ! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جی، سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب کی light on ہے سینیٹر صاحب I will come to you next, if you allow اس سے پہلے گزارش ہے کہ leave applications کر لیں۔ ٹھیک ہے جی۔ آپ اجازت دیں then your next time. آپ کا مائیک بند ہے جی۔ چلیں آپ بات کر لیں، پھر میں leave applications کو لوں گی۔

Point of order raised by Senator Infan-ul-Haque Siddiqui regarding the Peaceful Assembly and Public Order Act, 2024

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جمعہ والے دن آپ ایوان میں تشریف نہیں رکھتی تھیں، میں آپ کو ویلکم کرتا ہوں، نہ صرف ایوان میں آئی ہیں، بلکہ چیئر بھی فرمارہی ہیں۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جمعہ والے دن میں نے بڑے تحمل بردباری، قوت برداشت کو ذہن میں اور فکر و مجاز میں سموتے ہوئے ان کی باتیں کو سنتا ہوں۔ اس دن بھی سینیٹر سید شبلی فراز صاحب نے بڑی ایک تفصیلی تقریر کی اس کے بعد ہمارے معزز ساتھی جو اپوزشن کی طرف سے تھے انہوں نے بھی کی اور میں تحمل سے سنتا رہا۔ شبلی فراز صاحب نے چند جملے میری ذات کے حوالے سے کہے کہ جی کچھ لوگ جو یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں بڑے اچھے ادیب بھی ہیں، بڑی اچھی اردو بھی بولتے اور لکھتے، شاعری بھی کرتے ہیں، کالم نگار بھی ہیں۔۔۔ (جاری۔۔(T02)

T02-09Sep2024 Tariq/Ed: Waqas. 05:10 pm

سینیٹر عرفان الحق صدیقی۔۔۔ (جاری)۔۔۔ انہوں نے چند جملے میری ذات کے حوالے سے کہے، کہ کچھ لوگ جو یہاں بیٹھے ہیں جو بڑے اچھے ادیب بھی ہیں، بڑی اچھی اردو بولتے اور لکھتے ہیں، شاعری بھی کرتے ہیں، کالم نگار بھی ہیں تو میرا خیال ہے کہ اس ایوان کے اندر وہ میں ہی تھا۔ انہوں نے طنز کے تیر برسائے اور ان کا جو موضوع تھا وہ یہ تھا کہ ہم نے Peaceful Assembly والا جو law بنایا ہے اس میں بڑے نقائص اور خرابیاں ہیں۔

میڈم آپ بہت اچھے طریقے سے جانتی ہیں کہ میں زبان کا واقعی میں بہت خیال رکھتا ہوں شبلی صاحب نے ٹھیک کہا، ادب کا بھی خیال رکھتا ہوں، میری شاعری کچھ بھی نہیں ہے، میں تو مبتدی ہوں اور شبلی فراز صاحب کے والد گرامی جیسے شاعروں سے ہم خوشہ چینی کرنے والے ہیں تو نہ مجھے اپنے ادب پر ناز ہے، نہ مجھے اپنی اردو پر، نہ شاعری پر اور نہ کالم نگاری پر ناز ہے لیکن میں ان سے ندامت بھی محسوس نہیں کرتا۔ یہ کوئی ایسی خصوصیات نہیں ہیں جن پر ندامت ہو، مجھے ان پر فخر ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ چیزیں میری ذات کے اندر ہیں اور ان کا ادراک اور اعتراف میرے دوست نے کیا ہے تو یہ ایک طرح کا مجھے خراج تحسین ہے۔

میں ہمیشہ یہ کوشش کرتا ہوں کہ میری زبان سے کوئی ایسا لفظ نہ نکلے، کوئی ایسا expression نہ آئے جس سے دوسروں کی دل آزاری ہو، میں آج بھی نہیں کروں گا۔ میں ان ساری چیزوں کو نظرانداز کر رہا ہوں اور میں ہمیشہ سے ایوان کے ماحول کو اچھا رکھنے کے لیے کوشاں رہا ہوں۔ مجھے خوشی ہے کہ جب میں آپ کی Chair پر بیٹھا تھا تو شبلی فراز صاحب نے میرے conduct کی دو مرتبہ تعریف

کی، .I am so grateful میں آج یہاں کھڑے ہو کر بھی کسی کی کوئی دل آزاری نہیں کرنا چاہتا۔ میں ان remarks کو، جو دیئے گئے ان سے بھی forgo کرتا ہوں اور در گزر کرتا ہوں، وہ کوئی ایسی چیزیں نہیں تھیں جن کا میں کوئی rebuttal دوں لیکن جس قانون کے حوالے سے دوبارہ سے بات ہوئی، قانون منظور ہو چکا ہے، قانون ہمارے نظام تعزیرات کا حصہ بن چکا ہے، اس کے حوالے سے میں یہ بات ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی ایسی انہونی چیز نہیں ہے جو پاکستان نے کی ہے یا جو اس اسمبلی یا اس ایوان نے کی ہے یا جس پر میں نے دستخط کیے ہیں۔ پانچ جماعتیں اس کی محرک ہیں، میڈیم چیئرپرسن آپ کی جماعت اس کی محرک ہے، میری جماعت اس کی محرک ہے، MQM, ANP اور BAP اس کی محرکین میں شامل ہیں، آزاد اراکین نے اسے ووٹ دیا ہے اور یہ تعداد ملالیں تو یہ کوئی 60 کے قریب اراکین بنتے ہیں۔

اس لیے قانون سازی اچھی ہے یا بری ہے، وہ کہیں بھی ہوتی ہے، ہمارے ہاں ہوتی ہے، پنجاب میں ہوتی ہے، خیبر پختونخوا میں ہوتی ہے، وہ قانون سازی اکثریت ہی کرتی ہے، اکثریت کا ہی استحقاق ہوتا ہے، اس میں نقائص یا خامیاں ہیں تو اس کا وقت ہی تعین کرے گا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دنیا کا کوئی ایسا مہذب ملک نہیں جہاں اس طرح کے قوانین موجود نہیں ہوں۔ میں نے کل تھوڑی سی کوشش کی تو جب میں نے برطانیہ کو دیکھا تو وہاں پر اس وقت تین قوانین ہیں جو اس peaceful assembly کو deal کر رہے ہیں، Criminal Damage Act, 1971, Public Order Act, 1986 and Serious Crime Act یہ تین قوانین ہیں جو deal کر رہے ہیں اور ان تینوں قوانین کے تحت کڑی سزائیں ہیں۔ اسی طرح امریکہ میں ہر ایک State کے اندر الگ قوانین موجود ہیں، چار سال کی سزا ہے۔ یہ جو برطانیہ کا Public Order Act, 1986 ہے اس میں بارہ یا بارہ سے زیادہ افراد کی اسمبلی پر اگر وہ lawful نہیں ہے اور incite کر رہی ہے اور اس طرح سے protest کر رہی ہے کہ لوگوں کو اکسا رہی ہے تو اس کی قید کی سزا انہوں نے دس سال رکھی ہے اور لامحدود unlimited جرمانہ رکھا ہے۔ اسی طرح اگر وہ تین افراد پر ہے تو تین افراد پر بھی انہوں نے پانچ سال سزا رکھی ہے، اسی طرح French Criminal Act ہے۔

میڈم اسی طرح سے ہمارا آئین کہتا ہے اور آئین کے آرٹیکل 16 کا حوالہ دیا جاتا ہے جو کہتا ہے،

"Every citizen shall have the right to assemble peacefully and without arms, subject to any reasonable restrictions imposed by law……".

یہ اس سے پہلے law نہیں تھا، آئین کی یہ شق اس قانون کا تقاضہ کرتی ہے، ہم نے یہ law بنایا ہے، اس سے پہلے یہ سارا کچھ انتظامیہ کی صوابدید پر تھا، وہ جو مرضی ہے کریں، اندھی صوابدید تھی، اس اندھی صوابدید کو ہم نے نکیل ڈالی ہے اور پھر اس کے بعد آئین کا Freedom of Association سے متعلق Article 17 ہے وہ بھی بے شمار چیزوں کو qualify کرتا ہے کہ یہ چیزیں ہوں گی تو ہوں گی۔ اسی طرح ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ شہر جوان کا بھی ہے اور ہمارا بھی ہے، اس میں احتجاج اور protest کرنے والوں کے حقوق ہیں، peaceful assembly والوں کے حقوق ہیں، آواز اٹھانے والوں کے حقوق ہیں لیکن 25 لاکھ انسانوں کے بھی حقوق ہیں جو اس شہر میں بستے ہیں، وہ بے بس جانور یا مویشی نہیں ہیں جنہیں گھروں میں بند کر دیں۔

آج بھی مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے اور میں انتظامیہ کی توجہ دلاتا ہوں کہ آپ لوگ جب تین سو یا چار سو containers لگا دیتے ہیں، آج بھی میری ایک meeting تھی اور لوگ نہیں پہنچ سکے تو انتظامیہ اس قانون کے بننے کے بعد اگر اپنے action کے لیے جواز نکالتی ہے تو اس طرح کی کارروائیوں کو روکنے کی بھی کوشش کرے، یہ نہیں ہونا چاہیے۔ 300/400 containers لگا کر جن پر آپ کے کروڑوں روپے بھی خرچ ہوتے ہیں یہ سلسلے بند ہونے چاہییں، قانون اس لیے ہے۔

میں بڑے ادب اور احترام سے اپنے بہت اچھے دوست سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ بے شک قانون پر تنقید کریں، میری ذات پر بھی کریں لیکن شاعری کو، ادب کو، کالم نگاری کو، اردو کو معاف کر دیں اور میری ذات یا میری شخصیت کے لیے کوئی باعث ندامت چیز نہ بنائیں۔ بہت شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ سینیٹر عرفان صاحب۔ افنان اللہ صاحب ایک منٹ۔ Leader of the Opposition کھڑے ہوئے ہیں اور ظاہر ہے انہوں نے جواب بھی دینا ہو گا تو قابل احترام سینیٹر نے اس وقت بات کی ہے، آپ کی زبان بھی شائستہ ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ اس میں کوئی مذائقہ نہیں ہے کہ آپ اپنی شاعری کو تحفظ دینا چاہتے ہیں۔ شبلی صاحب کو اپنے august background کے حوالے سے بھی یقیناً خیال ہو گا۔ جی قائد حزب اختلاف۔

Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the Opposition

سینیٹر سید شبلی فراز: شکریہ۔ I hope that جس طرح ہمارے colleague سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب نے وہاں پر بیٹھ کر روایات قائم کی ہیں اسے ہم نے پہلے بھی appreciate کیا ہے اور ابھی بھی ہم یہی توقع رکھتے ہیں کہ جو بھی Presiding

Officer ہو وہ اسی طرح کا conduct کرے جس کا نمونہ سینیٹر عرفان الحق صدیقی نے دیا ہے۔ جہاں تک ان کی شاعری، ان کی کالم نگاری کا تعلق ہے، مجھے تو نہیں پتا تھا کہ وہ شاعر بھی ہیں ماشاءاللہ۔ میری ان کے بھائی سے بھی بڑی اچھی دوستی ہے اور ہم شعر و ادب پر کافی گفتگو کرتے رہتے ہیں، ظاہر ہے ان کا knowledge مجھ سے بہت زیادہ ہے تو تنقید کا مقصد ہرگز یہ نہیں تھا۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو لکھنے والے ہوتے ہیں، جو شاعری کرنے والے ہوتے ہیں، ادیب ہوتے ہیں، کالم نگار ہوتے ہیں یہ میں صرف ان کی بات نہیں کر رہا ہوں، صدیقی صاحب بڑے محترم ہیں، میں ان تمام لکھنے والوں کی بات کرتا ہوں جو لکھنے والے ہوتے ہیں، ہم نے تو یہی دیکھا، کم از کم گھر میں تو یہی دیکھا کہ جو لکھتے ہیں اس پر ہم یقین بھی رکھتے ہیں اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔ ہماری لکھی ہوئی چیز اور ہماری عملی چیز میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ آپ ایک چیز پر believe رکھتے ہیں جو کہ آپ لکھتے ہیں اور اگر آپ کا conduct اس کے بالکل opposite ہو، میں یہ جناب آپ کی بات نہیں کر رہا ہوں، اس لکھاری کی credibility نہیں رہتی ہے چاہے وہ کتنا ہی خوبصورت کیوں نہ لکھے۔

دوسری بات جو قانون کا ذکر ہوا، ہماری اس پر گفتگو ہوئی، ہم نے اس پر سیر حاصل گفتگو بھی کی لیکن کچھ چیزیں ایسی تھیں کہ being a political worker اور ایک سیاسی جماعت سے تعلق رکھنے کے ناطے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آپ اس قسم کی فسطائی قانون سازی سے نہ تو جمہوریت کا فائدہ کر رہے ہیں اور نہ آپ اس کشتی جس میں آپ سوار ہیں اس میں چھید کر سکتے ہیں۔ آئین بالکل clear ہے، قانون کی مختلف provisions ہیں، بالکل ہر چیز قانون اور آئین کے دائرے میں ہونی چاہیے، یہ بات صرف یہاں تک محدود نہیں ہے، overall اس ملک کے ہر شہری اور ہر ادارے کو قانون اور آئین کے درمیان operate کرنا چاہیے۔

آپ نے Article 16 پڑھا۔ یہ جو قانون ہم نے pass کیا میں یہ سمجھتا ہوں کہ پریذائیڈنگ آفیسر صاحبہ،

I don’t know how to address the Chair, OK. Madam Chairperson, the issue is that whenever we legislate that legislation should be in-line with or at least should follow the spirit of the Constitution…..Followed by (T-03)

(Continued)... Senator Syed Shibli Faraz: Whenever we legislate that legislation should be in lined with or at least should follow the spirit of the Constitution and what I understand from Article 16 is and so many others, other Articles given in the Constitution which is the fundamental rights.

اس میں ہم نے اس کو restrictive طور پر نہیں پڑنا بلکہ ہم نے اس کو اس sense میں پڑنا ہے کہ اس چیز کو ہم نے encourage کرنا ہے۔ جب آپ اس کو penalize کر دیتے ہیں اتنی بری طرح سے کہ دس سال کی قیداور تین سال کی قید تو ہم تو اس کو دس سال کی ہی assume کریں گے۔ اس میں آپ نے ایسی **تاذیل** لگا دی ہے جس میں بڑے بڑے جرم کرنے والوں کو دس سال کی سزا نہیں ملتی اور وہ ایک شخص جو کسی قانون کو Public Assembly جو کہ Constitution اس کو اجازت دیتا ہے اس پر وہ عمل درآمد کرتا ہے لیکن عمل درآمد اس طرح نہیں کہ جس طرح کہ ہم چاہتے ہیں یا individually ہم چاہتے ہیں یا اس وقت کی حکومت چاہتی ہے۔ یہ قانون بنیادی طور پر ہم نے پہلے بھی کہا تھا۔ ہم ابھی بھی یہ ہی کہتے ہیں کہ یہ قانون PTI specific تھا، یہ قانون PTI specific ہے۔ جس جلدی میں اس قانون کو pass کیا گیا ہے وہ ہمارے 08th September کے جلسے کی anticipation میں تھا۔

یہ سب کو نظر آ رہا تھا، سب اس کو دیکھ رہے تھے کہ یہ قانون PTI کے لیے بنایا گیا ہے کیونکہ مجھے یقین ہے اگر ایسا نا ہوتا تو پہلے تو مجھے یہ بتائیں صدیقی صاحب کہ اس provision میں کہاں پر لکھا ہوا ہے ابھی containers کا ذکر آپ نے خود کیا۔ آپ نے دیکھا کہ کل سارا اسلام آباد cut off تھا باقی ملک سے، motorway cut off تھی، G.T road cut off تھی۔ Containers لگائے ہوئے تھے پوری قوم کو، پورے ملک کو آپ نے۔۔۔ آپ ابھی کہہ رہے تھے کہ اسلام آباد کے شہری، میں خود اسلام آباد کا شہری ہوں لیکن اسلام آباد کے شہری کی جو respect ہے وہ پاکستان کے باقی تمام شہروں کی بھی عزت ہے۔ اس لیے نہیں کہ یہاں پر مہنگے plots ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ ایسے قوانین جو کہ individually or person specific or Party specific کریں گے اور اس کا آپ حصہ بنیں گے تو آپ بنیادی طور پر یہ بھول رہے ہیں کہ یہ قانون آپ پر بھی apply ہو گا۔ ہم قوانین temporarily نہیں بناتے ہم long term basis پر قوانین بناتے ہیں تو جس طریقے سے اسلام آباد کو ایک طرف تو اس

جلسے کو کرنے کے لیے proper NOC issue کیا گیا تھا، ہمیں اجازت دی گئی تھی۔ جگہ بھی specify کی ہوئی تھی، time بھی specify کیا ہوا تھا، سب کچھ specify ہوا تھا۔ اگر ایسا تھا جو کہ تھا تو پھر آپ مجھے بتائیں کہ آپ نے سارے پنجاب کو کیوں block کیا، آپ نے سارے اسلام آباد کو کیوں block کیا، آپ نے KP کی سرحد کو کیوں block کیا۔ اگر قانون کی یہ translation ہے just because آپ کے پاس ایک قانون بنا کر جواز دے دیا ہے۔ یہ مت بھولیں کہ یہ وقت آپ پر بھی آئے گا اور میں آپ کو اس ایوان کے PTI کے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے میں آپ سب کو invite کرتا ہوں کہ آپ جرات کریں۔ ہم آپ کو پوری طرح سے facilitate کریں گے KP میں جیسا جلسہ کرنا چاہیں اپنی مرضی کی جگہ پر جلسہ کریں۔ ہم آپ کو اجازت دیتے ہیں آپ تگڑے بنیں، آپ جرات پیدا کریں کیونکہ ہم سیاسی لوگ ہیں۔ ہم سیاست سے مقابلہ کرتے ہیں۔

ہم قوانین اور 09th May کے پیچھے چھپ کر اپنی سیاست نہیں کرتے۔ آپ کے پاس نا کوئی programme ہے اور نا ہی plan ہے۔ ملک ڈوبتا جا رہا ہے اور آپ کی سارے قوتیں اس پر مرکوز ہیں کہ آپ کس طرح سے PTI کو نقصان پہنچا سکیں۔ 08th February کو جو election ہوا تھا اس میں بھی آپ نے ہر طرح کے حربے آزمائے، ہر طرح کا طریقہ اختیار کیا گیا کہ PTI کے candidates elections میں حصہ نہ لے سکیں۔ آپ نے ہمیں کدو، آلو، چمٹا اس قسم کے، ridiculous قسم کے انتخابی نشان دیے لیکن سلام ہے پاکستان کی عوام کو، سلام ہے پاکستان کی عوام کو جنہوں نے اس سب کے باوجود PTI کے حمایت یافتہ candidates کو vote دیا۔ 08th February کو جو قوم کا فیصلہ تھا وہ بھی آپ نے دیکھ لیا اور 08th September کو جو ہوا جو کہ کل تھا وہ بھی عوام کا فیصلہ آپ نے سن لیا۔

میں مبارک باد دینا چاہتا ہوں پاکستان کی عوام کو جنہوں نے کل لاکھوں کی تعداد میں باوجود تمام سختیوں کے، باوجود تمام رکاوٹوں کے اپنی جمہوری، آئینی ذمہ داری کو پورا کیا اور اس قسم کو پرامن جلسہ اور ایسی جگہ اگر آپ وہاں پر جائیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ وہ ایک ایسی جگہ ہے کہ جس میں ابھی عرفان صدیقی صاحب بات کر رہے تھے کہ اسلام آباد کے 25 lac people وہ ان کا حق بنتا ہے۔ حق ان کا بھی بنتا ہے جو ان privileged sectors میں نہیں رہتے، حق ان کا بھی بنتا ہے جن کی گلیوں میں سے ہم گزرے ہیں جو تینگ تاریک گلی تھی کہ لوگ وہاں نہ پہنچ سکیں لیکن یہ جذبہ تھا۔

میڈم چیئرپرسن ! یہ چیزیں جذبے سے ہوتی ہیں، یہ جنون سے ہوتی ہیں، یہ یقین سے ہوتی ہیں۔آپ کو لیڈر پر belief ہے وہاں پر بوڑھے، بچے، جوان سب پہنچے ہوئے تھے۔ پر امن طریقے سے ہم نے اپنا جلسہ کیا حالانکہ یہ کوشش کی گئی تھی کہ اس کو disrupt کیا جائے لیکن ہر طرح کی۔۔۔ میں آپ کو کہتا ہوں کہ ہم خرچہ دیں گے، ہم چندہ کرکے ہم خرچہ دیں گے آپ PPP, PML (N) وہاں پر جا کر جلسہ کریں۔آپ کے پاس دس لوگ نہیں آئیں گے میں یہ مبالغاً کہہ رہا ہوں لیکن آپ لوگ ہزار، دو ہزار، تین ہزار لوگ پیدا کر لیں گے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں ہو سکتا ہے کہ آپ میرے ساتھ اتفاق نہ کریں لیکن یہ fact ہے جو یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ جلسہ کامیاب نہیں ہوا وہ بلکل ایسے کہہ رہے ہیں کہ ہم کہیں کہ اس وقت ہم Senate میں نہیں ہیں، ہم Bali میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ بلکل ایسے ہی preposterous ہے۔ میں ایک دفعہ پھر مبارک باد دیتا ہوں کہ لوگوں نے اپنی جمہوری spirit کو برقرار رکھتے ہوئے اس جلسے میں شاندار طریقے سے شرکت کی۔

اب آ جاتے ہیں کہ دیکھیں میں پھر کہتا ہوں کہ ہم سیاسی لوگ ہیں، ہم سیاست کرکے ان ایوانوں کے ممبر بنے ہیں۔ ہم نا تو form 47 کے ذریعے آئے ہیں اور نہ ہی ہم اور کسی unfair means کے ذریعے آئے ہیں۔ ہم ادھر سے ہی demand کرتے ہیں let's make a common Resolution, ایک common Resolution بناتے ہیں کہ 2018 کا بھی judicial commission بنایا جائے، investigate کیا جائے کہ کیا ہوا اور 2023 میں بھی ہم نہیں بھاگنے والے ہیں۔ ہمارے ساتھ عوام کھڑی ہے۔ ہم بیساکھیوں پر نہیں آئے ہیں کیونکہ جب آپ بیساکھیوں پر آتے ہیں تو آپ چل سکتے ہیں دوڑ نہیں سکتے۔ بیساکھیاں جو اس وقت آپ کو wheel chair پر بٹھایا ہوا ہے بیساکھیاں تو دور کی بات ہے، wheel chair پر بیٹھایا ہوا ہے۔آپ کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے، آپ کوئی بڑے فیصلے نہیں کر سکتے۔آپ کے Economy کے Minister دو/دو تین/تین ہیں پتا نہیں کون منسٹر ہے اور کون نہیں ہے۔ کبھی ڈار صاحب plan دیتے ہیں، کبھی اورنگزیب صاحب دیتے ہیں، کبھی کون دیتا ہے۔آپ لوگ تو بلکل confusion کا شکار ہیں۔

You don't know where you are going and when as they say when you don't know where you are going all roads take you there.

آپ جدھر بھی جاتے ہیں جائیں لیکن پاکستان کو۔۔۔ ابھی وقت ہے جی آپ کا وقت ہے heavens میں جانے کا۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ نے جس طرح سے کبھی کوئی plan آ جاتا ہے، کبھی کوئی، کبھی subsidiary announce ہو جاتی ہے پھر remove کیا جاتا ہے۔ IMF programme is gone for a six ہمیں نہیں پتا ہمیں Finance Minister بتائیں کہ

tax کیوں نہیں پورا ہو رہا، target پورا نہیں ہو رہا اور وہ economy کو کس طرف لے کر جائیں گے، آیا یہ ملک صرف قرضوں پر چلے گا۔ اس ملک میں ہر چیز اس وقت قرضے پر چل رہی ہے اور دوسری طرف آپ نے ساری چیزیں مرکوز کی ہوئی ہیں کہ PTI Imran Khan کو آپ نے کس طرح سے persecute کرنا ہے۔۔۔ (جاری)....

T04-09SEP2024 FAZAL/ED: Mubashir 05:30 pm

سینیٹر سید شبلی فراز۔۔۔(جاری)۔۔۔۔ آپ نے کس طرح سے persecute کرنا ہے؟ آپ نے کس طرح سے ان کی persecution کرنی ہے؟ یہ سارے وسائل آپ نے پاکستان تحریک انصاف کو contain کرنے پر لگائے ہوئے ہیں۔ اب ایسی صورت حال میں جب ملک میں مہنگائی کا برا حال ہے، جس میں آپ figures دیتے رہتے ہیں کہ inflation single-digit ہو گئی ہے۔ ہمارے reserve ادہر ہو گئے ہیں۔ ہمیں ادہر سے اور ادہر سے قرضہ مل جائے گا۔ ہم یہ کہتے ہیں۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ بنکر کا کام قرضہ مانگنا اور قرضہ دینا ہوتا ہے۔

(مداخلت)

Madam Presiding Officer: Please no cross talk.

منسٹر صاحب! آپ کو جب بھی موقع چاہیے وہ دے دیں گے۔ جی windup کر دیں۔ آج Private Members' Day ہے۔ بہت زیادہ business ہے۔

سینیٹر سید شبلی فراز: نہیں، وہ جلدی سے ہو جائیں گے۔ We have seen the Bills. کوئی issue نہیں ہے۔ یہ تو انہوں نے بات کر دی ہے۔ آپ مجھے بولنے دیں۔ دیکھیں بات یہ ہے کہ آپ پھر بھی ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: قائد حزب اختلاف صاحب! گزارش ہے کہ آپ بعد میں تقریر کر لیں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: میڈم پریذائیڈنگ آفیسر! مجھے معلوم ہے کہ اگر میں آپ کی position پر یا میں اس side پر بیٹھا ہوتا تو میں بھی بڑا شرمندہ ہوتا۔ یہ ایک حقیقت ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شرمندگی کی بات نہیں ہے۔

سینیٹر سید شبلی فراز: آپ کو معلوم ہے کہ ملک نہیں چل رہا۔ ملک اس وقت institutional meltdown میں ہے۔ ملک institutionally dysfunctional ہوگیا ہے۔ میں تو کہتا ہے کہ I don't blame the Honourable Finance Minister, his choices are limited because he doesn't have any choice. آپ کے پاس جو قرضہ لینے کی capacity ہے وہ بھی آپ کے پاس نہیں ہے۔ چالیس سال حکومت آپ نے کی ہے اور ہم 32 مہینوں میں اس ملک کا بیڑا غرق کر گئے ہیں۔ آپ نے پچھلے دو سال سے ملک کا بیڑا غرق کیا ہے اس لیے کہ آپ ملک کے حقیقی نمائندے نہیں ہیں۔ آپ لوگ دو نمبر طریقے سے الیکشن جیت گئے ہیں یا آپ کو جتوایا گیا ہے۔ آپ تو tribunals کی بات کریں۔ میڈم پریذائیڈنگ آفیسر! ہمیں یہاں پر debate کرنی چاہیے کہ کیا وجہ ہے کہ چھ مہینے ہوگئے ہیں کہ آج تک election tribunals پر کوئی فیصلہ نہیں آیا۔ بات یہ ہے کہ اس وقت صرف گنتی کم کی جارہی ہے۔ اسی طرح جو قوانین پاس ہو رہے ہیں وہ عوام کے خلاف قانون سازی ہو رہی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ لوگ جب ووٹ کریں۔ ان کا علیحدہ ریکارڈ میں ہونا چاہیے۔ ہم چاہیں گے کہ rules میں ترمیم ہو۔ وہ لوگ جو مخالفت کر رہے ہیں وہ کھڑے ہو کر مخالفت کریں اور جو ووٹ دے رہے ہیں وہ کھڑے ہو کر ووٹ دیں کہ پتا چلے کہ کون کہاں پر کھڑا ہوا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہاں پر بھی باضمیر لوگ ہو سکتے ہیں اور ہماری طرف سے بھی کوئی بے ضمیر ہو سکتا ہے۔ اس لیے اس میں ترمیم کرنے کے لیے ہم تحریک پیش کریں گے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کی بالکل صوابدید ہے۔

سینیٹر سید شبلی فراز: ہمیں بالکل clarity ہونی چاہیے۔ باقی میری آخر میں یہ request ہے کہ میں پھر آپ سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ ناں، ناں میں بھی، آپ سیاسی جماعتیں ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ ایسے قوانین بنائیں جو کہ کل آپ کے گلے نہ پڑیں کیونکہ کل پھر آپ ان کو سنبھال نہیں سکیں گے۔ ہم تو اتنے ستائے گئے ہیں کہ اب ہم use to ہوگئے ہیں لیکن یہ بات ہماری نہیں ہے۔ یہ ملک کے 25 کروڑ عوام کی بات ہے۔ ان کے welfare and future کی بات ہے جو کہ اس وقت seriously compromise ہوگیا ہے under this fake Government.

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: دوسرے ممبران کو موقع دیں کہ وہ بھی اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں۔

Senator Syed Shibli Faraz: I am representing the oppositions. I mean, I think,

آپ نے time ہٹا دیا کہ مجھے تو پتا چلتا کہ میں نے کتنی بات کی ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: پتا نہیں time کیوں ہٹایا ہوا ہے۔ میرے لیے تو بڑی clock چلتی تھی۔

سینیٹر سید شبلی فراز: آپ مجھے بتا دیں کہ میں کتنے منٹ بولا ہوں۔ وہ rules بھی بتا دیں جس کے تحت Leader of the Opposition پانچ منٹ سے زیادہ بات نہیں کر سکتا۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ پندرہ منٹ سے تو بات کر رہے ہیں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: نہیں، میں کہہ رہا ہوں کہ آپ مجھے exact بتا دیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پابندیاں جو لگائی گئی ہیں۔ Containers جو لگائے گئے ہیں۔ یہ جو illegal activity کی گئی ہے۔ یہ Bill اس activity کو cover نہیں کرتا تھا۔ سارے پنجاب اور اسلام آباد میں Containers لگوائے گئے کہ لوگ جلسے میں جا نہ سکیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ ان باتوں کو repeat کر رہے ہیں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: 8 فروری کو عوام نے جو فیصلہ کیا تھا وہ فیصلہ 8 ستمبر کو عوام نے پھر دہرایا ہے۔ میرے خیال میں 8 کا ہندسہ آپ کو راس نہیں آتا۔ اس لیے کوشش کریں کہ ایسے قوانین آپ پاس نہ کریں جس میں آپ کو ندامت ہو۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ اس پر الگ debate ہو سکتی تھی لیکن دیکھیں بہت زیادہ business ہے۔ ممبران سے گزارش ہے کہ بہت مختصر بات کریں۔ نہیں، آپ سے پہلے سعدیہ عباسی صاحبہ نے مائیک آن کیا تھا۔ پہلے ان کو دے دیں پھر I will come to you. ٹھیک ہے Orders of the Day پہلے لیتے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں گے تو میں leave applications کر لوں۔ سینیٹر ڈاکٹر افنان اللہ خان صاحب آپ تشریف رکھیں۔

Leave of Absence

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر احمد خان نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر 5 اور 6 ستمبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

Is leave granted?

(Leave was granted)

Madam Presiding Officer: Senator Bushra Anjum Butt has requested for the grant of leave for 6th September, 2024 due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Madam Presiding Officer: Senator Syed Ali Zafar has requested for the grant of leave for 6th September, 2024. Is leave granted?

(Leave was granted)

Madam Presiding Officer: Senator Danesh Kumar has requested for the grant of leave for the whole 341st Session and 27th August, 2024 due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Madam Presiding Officer: Senator Sardar Al Haj Muhammad Umer Gorgaij Sahib has requested for the grant of leave for the 5th and 6th September, 2024 due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Madam Presiding Officer: Senator Jam Saifullah Khan has requested for the grant of leave for the 30th August and 2nd September, 2024 due to official visit abroad. Is leave granted?

(Leave was granted)

Madam Presiding Officer: Senator Abdul Wasay has requested for the grant of leave for the 30th August and 2nd September, 2024 due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Madam Presiding Officer: Senator Shahzaib Durrani has requested for the grant of leave for the 30th August and 6th September, 2024 due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Madam Presiding Officer: Senator Liaqat Khan Tarakai has requested for the grant of leave for 27th August and 5th to 9th September, 2024 due to indisposition. Is leave granted?

(Leave was granted)

Madam Presiding Officer: Thank you for that.

You were the first speaker after اب سینیٹر سعدیہ عباسی صاحبہ اجازت دیں گی تو جلدی سے ایجنڈا پیش کروں گی
Everybody is waiting and we have to take up the business ٹھیک ہے۔ اجازت ہے۔ that.
سینیٹر افنان صاحب اور we will get bogged down. نہیں تو تھا۔ personal explanation ان دو ممبران کا also
دوسرے سینیٹر بھی ہیں۔ جی ہاں، آپ لوگ بھی ہیں۔ پہلے آپ ہوں گے۔ ٹھیک ہے۔ جی بالکل ایسا ہی ہو گا لیکن

former Chairman, Farooq H. Naek sahib is asking for business to be taken and I agree with him. Senator Saadia! Please do not mind.

<u>Point raised by Senator Saadia Abbasi regarding an article “The stealth cost of legislature” published in Dawn Newspaper</u>

Senator Saadia Abbasi: If somebody is in such a hurry

کہ ہاؤس ان کی مرضی کے مطابق چلے۔ اس طرح نہیں ہوتا۔ میں اگر کوئی بات کرنا چاہتی ہوں تو آپ مجھے موقع دیں۔ میں جو بات اس سارے ہاؤس کو کرنا چاہتی ہوں۔ آج ایک article "The stealth cost of legislature" ڈان اخبار میں چھپا ہے۔ اس میں قومی اسمبلی اور سینیٹ کے سارے ممبران کو جس طرح scandalize کر دیا گیا ہے اور ان کا جو privilege violate کیا گیا ہے۔ جس طریقے سے ان کی بے توقیری کی گئی ہے میں اس کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: Please مختصر بات کریں۔ اس کے بعد business ہو گی۔

سینیٹر سعدیہ عباسی: اس article کا مقصد یہ ہے کہ یہ بات بتانا کہ جو Member of Parliament ہیں وہ یہاں کچھ بھی کرنے نہیں آتے سوائے تنخواہیں لینے کے لیے آتے ہیں۔ ان کے جو perks and privileges جس طرح انہوں نے describe کی ہیں وہ کوئی دس لاکھ روپے تک بن رہے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ اتنا amount یہ لوگ withdraw کرتے ہیں اور کرتے کیا ہیں؟ یہاں پر ایک سرکس لگا ہوا ہے۔ اس article کا یہ مفہوم ہے۔ صدام حسین صاحب کوئی صحافی ہیں وہ PIDE میں ہیں۔ PIDE Government کا ادارہ ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ہم نے بڑی research کی ہے۔ میں Mathematics and Economics کی expert نہیں ہوں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحبہ! آپ نے کبھی ایک مہینے کی تنخواہ دس لاکھ withdraw کی ہے؟ نہیں۔ Please carry on.

سینیٹر سعدیہ عباسی: میڈم چیئرپرسن! مجھے بات کرنے دیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ (آگے T05 پر جاری ہے)

T05-09Sep2024 Rafaqat Waheed/Ed: Waqas 5:40 pm

سینیٹر سعدیہ عباسی: (جاری) وہ لکھتے ہیں:

> "Elected to legislate and uphold the law, many Pakistani lawmakers seem more interested in the perks and privileges that come with the title. Perks, influence, plush accommodations, and a lifestyle far removed from the

average citizen’s reality have turned these lawmakers into power-hungry players in a high-stakes game.”

کون سے high-stakes ہیں اور کون سی power-hungry game یہاں پر ہو رہی ہے؟ پھر وہ کہتے ہیں:

“The Pakistan Institute of Development Economics (PIDE) assembled a team to dissect the unnecessary costs weighing down our economy. The scope is broad but let’s just pick one, at a time. For now, we shall be looking into the cost of federal lawmakers in Pakistan.”

Let’s crunch the numbers of National Assembly members and Senators. The federal lawmakers pocket a base salary of Rs.150,000, padded with Rs.38,000 in allowances, bringing their monthly haul to Rs188,000. Toss in session-related extras, and they’re walking away with Rs.218,000 a month.”

پھر وہ کہتے ہیں:

“The real jackpot is that each lawmaker is entitled to have a parliament lodge where the opportunity cost is Rs.1 million per month.”

پھر وہ آگے جا کر یہ کہتے ہیں:

“Each parliamentary session sets back this country back by Rs. 66.5 million. Then they get 25 business-class tickets annually.

Development funds meant for local governments go through these lawmakers, leading to a hot mess of mismanagement.

These lawmakers receive extensive institutional support from officers and staff of Senate and National Assembly whose salaries, allowances, and retirement benefits are provided because of their service to lawmakers.

When all's said and done, keeping our federal legislators in luxury costs and eye-watering Rs.27.67 billion a year.

The National Assembly actually functions for just 56 days, while the Senate squeezes in only 35 days annually.

Then Rs.500 million is dished out in grants, subsidies and write-off loans."

ہم کو بھی بتائیں کون سی grants, subsidies and loans ہیں جو کہ دونوں Houses کو دی جاتی ہیں۔ پھر آگے جا کر خود ہی کہتے ہیں کہ:

"These costs may not appear that significant but it would be easier to swallow if they came with real returns.

We are getting a whole lot of political theatrics with not nearly enough meaningful policy debate.

For Pakistan to move forward, we need to turn this privilege-driven circus into a powerhouse of accountability and productivity."

میڈم چیئرپرسن! PIDE حکومت کا ادارہ ہے۔ PIDE کا ایک ابھی policy input مجھے کوئی آج اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے بتادے کہ جس کی وجہ سے پاکستان کی economy بہتر ہوئی ہو یا انہوں نے پاکستان کے پالیسی میکرز کے لیے یا پاکستان کے law makers کے لیے کوئی ایسا step کبھی suggest کیا ہو کہ economy کو ہم کیسے بہتر کر سکتے ہیں، ہم اسے کیسے آگے لے کر جا سکتے ہیں، وہ کون سی interventions ہیں جن کی ضرورت ہے جس سے ہم productivity بڑھا سکتے ہیں۔ ایک بھی آرٹیکل ہو تو مجھے بتائیں۔ جو ورلڈ بینک سے ریٹائر ہوتا ہے، جس کو اور کوئی جگہ نہیں ملتی تو وہ آکر اس کا head بن جاتا ہے۔ ہمیں یہ بتائیں کہ انہیں کیا ملتا ہے۔ ان کے perks and privileges کیا ہیں؟ ان کی salaries کیا ہیں؟

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحبہ! آپ نے بہت valid بات raise کی ہے۔ 35 دن تو مضحکہ خیز بات ہے۔ میری گزارش سن لیں۔

سینیٹر سعدیہ عباسی: اس کا مقصد یہ ہے کہ اس ملک میں سیاستدانوں کو ridicule کیا جائے۔ یہ پارلیمانی جمہوریت کو ridicule کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔

Madam Presiding Officer: What would you like to do? Which newspaper is it? While I am for freedom of expression, I believe parliamentarians have the right to defend. You may give a written notice.

سینیٹر سعدیہ عباسی: کیا اس ملک میں کوئی اور salary نہیں لیتا۔ مجھے یہ بتائیں کہ ایک فیڈرل سیکرٹری کی salary کیا ہے؟ ایک آرمی کے میجر کی salary کیا ہے؟ ہائی کورٹ کے ایک جج کی salary کیا ہے؟ ایک ڈسٹرکٹ کورٹ کے جج کی salary کیا ہے؟ ان کے perks and privileges کیا ہیں؟ ان کا مقابلہ پھر یہاں پر legislators کے ساتھ کریں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: ممبرز اس کو Privileges Committee میں بھیجنا چاہ رہے ہیں، آپ ذرا writing میں بھیج دیں تاکہ اس کو آگے refer کیا جائے۔

سینیٹر سعدیہ عباسی: میڈم! یہ معاملہ صرف ایک آرٹیکل یا ایک شخص کا نہیں ہے۔ یہ اس ذہنیت کا ہے جو کہتی ہے کہ legislators اس سسٹم کو exploit کر رہے ہیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ سینیٹر صاحب۔ .I realize your anger آپ کا غصہ جائز ہے۔ سینیٹر صاحب! اجازت دیں، quarter to six ہوگئے ہیں۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: میڈم! جب ہاؤس آپ سے کہہ رہا ہے تو آپ اس کو refer کر دیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: سیکرٹری صاحب! اس کو دیکھ لیں گے۔ .We will refer it onwards جی بس ہوگیا، میں نے کہہ دیا۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: آپ رولنگ دے دیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بھیج دیا ہے۔ .Please have a seat تشریف رکھیں۔ It is referred to the Committee. مجھے پتا نہیں تھا کہ کون سا اخبار ہے۔ .We need that clipping محسن بھائی! اب پورا دن point of order چلے گا؟ چلیے اب یہاں سے موقع دیا ہے تو آپ کو بھی دینا پڑے گا۔ دو منٹ کے لیے بات کریں۔

سینیٹر محسن عزیز: مجھے خالی اتنا کہنا ہے کہ یہاں پر اسلام آباد کو شہریوں کے اگر ہسپتال جانا ہے، اگر انہوں نے کسی عدالت میں جانا ہے، کسی نے اسکول پہنچنا ہے یا اگر کسی دفتر میں وقت پر پہنچنا ہے تو اس کے لیے ہیلی کاپٹر کا بندوبست کیا جائے کیونکہ جلسہ تو ہوگیا، اچھے سے اچھا جلسہ ہوگیا، کنٹینرز لگانے کے باوجود بھی ہوگیا، ہر قسم کی رکاوٹوں کے باوجود بھی ہوگیا لیکن آج بھی میں F-6 سے یہاں پر پورے پچیس منٹ میں پہنچا ہوں۔ اس لیے کہ کنٹینز پر کنٹینر لگے ہوئے ہیں اور وہاں پر ہر ایک آدمی پوچھ رہا ہے کہ کدھر جا رہے ہو۔ ہم پاکستان میں جا رہے ہیں۔ کیوں جا رہے ہو، آج بھی پوچھا جا رہا ہے۔ مجھ سے بھی پوچھا گیا کہ کدھر جا رہے ہو، شناختی کارڈ دکھاؤ۔ بھئی! ادھر جا رہے ہیں۔ ایک اتنا سا gorge بنایا ہوا ہے، اس میں سے گاڑیاں گزر رہی ہیں۔ ابھی بھی آپ چلے جائیں، کم از کم وہاں پر کچھ بھی نہیں تو چار سو گاڑیاں کھڑی ہوں گی۔ یہ کیا ہے؟ اب تو جلسہ بھی ختم کر دیا۔ آپ نے جو کرنا تھا، اس میں بھی ناکام ہوگئے۔ اب اس کے بعد کیا چاہتے ہیں؟ خدارا! عوام پر رحم کریں۔ یہاں پر اگر بات ہوتی ہے کہ parliamentarians کچھ نہیں کر رہے، بالکل کچھ نہیں کر رہے، بالکل صحیح بات ہے، ہم یہاں پر کچھ نہیں کر رہے، ہم یہاں عوام کا خیال نہیں رکھ رہے۔ ہم عوام کا خیال رکھنے کے لیے یہاں نہیں آتے۔ ہم اپنی پارٹی اور اپنے آپ کو بچانے کے لیے آتے ہیں۔ اس لیے میں یہ بات کر رہا تھا، دو منٹ کا میں نے کہا تھا، دو منٹ میں میں نے بات ختم کر لی لیکن بات یہ ہے کہ

عوام کی خوشنودی کے لیے، عوام کی بقا کے لیے، عوام کے رہنے کے لیے، عوام کو زندہ رکھنے کے لیے یہاں پر کچھ بات کرلیں۔ بات یہ ہے کہ حکومت سے آپ پوچھیں، اگر آپ اس کا حصہ نہیں ہیں تو پوچھیں کہ کیوں ایسے ہو رہا ہے۔ شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: دیکھیے، اب یہ Private Members’ Day اس طرح قربان نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد بات کرلیں۔ دونوں sides کو موقع دیا جا چکا ہے۔ بالکل balance کیا ہے، ابھی محسن صاحب اور شبلی صاحب بولے ہیں۔ اب سارا ہاؤس erupt ہو رہا ہے۔ دونوں sides کے سینیٹرز please تشریف رکھیں۔ آج بزنس چلنا ہے، آپ بھی تشریف رکھیں۔ Bills to be introduced. آپ سب کو موقع ملنا ہے۔ سو فیصد موقع ملنا ہے۔ Balance ہو گیا، دونوں sides سے بات ہو گئی ہے۔ آپ کو موقع ملے گا، out of turn کیا ملنا ہے؟ سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری، آرڈر نمبر 2 پیش کریں۔ سینیٹر صاحبہ! معافی چاہتی ہوں، اس سے پہلے کہ آپ move کریں، سابق گورنر بلوچستان، ظہور آغا صاحب گیلری میں تشریف فرما ہیں۔ ان کو ہم appreciate کرتے ہیں اور انہیں welcome کرتے ہیں۔ .Thank you for joining us سینیٹر صاحبہ! اپنا bill move کریں۔

Introduction of [The Constitution (Amendment) Bill, 2024] (Amendment of Article 62 of the Constitution)

Senator Samina Mumtaz Zehri: I hereby move for leave to introduce a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2024], (Amendment of Article 62 of the Constitution).

Madam Presiding Officer: I put this motion to the House.

(The motion was carried)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: اب وہ bill move کر رہی ہیں، ان کو کرنے دیں۔ اپنے ممبر کے ساتھ please اس طرح نہ کیجیے۔ ابھی کہہ رہے تھے کہ کچھ کرتے نہیں ہیں۔ وہ legislation move کر رہی ہیں تو ان کو کرنے دیجیے۔

We now move on to Order No.3 which stands in the name of Senator Samina Mumtaz Zehri. She may please move the order. (Followed by T06)

Madam Presiding Officer: We, now move on to Order. No. 3. It stands in the name of Senator Samina Mumtaz Zehri. Please, move the order.

Senator Samina Mumtaz Zehri: I introduce the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2024].

Madam Presiding Officer: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. We, now, move on to Order. No. 4. It stands in the name of Senator Samina Mumtaz Zehri. Please move the order. I request the Opposition members to sit down. Senator Samina! please move the order.

Introduction of [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2024] (Insertion of new section 297A in PPC and subsequent amendment in Schedule-II of Cr.PC)

Senator Samina Mumtaz Zehri: I move for leave to introduce a Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2024] (Insertion of new section 297A in PPC and subsequent amendment in Schedule-II of Cr.PC).

Madam Presiding Officer: I, now, put the motion before the House.

(The motion was carried)

Madam Presiding Officer: We, now, move on to Order. No. 5. It stands in the name of Senator Samina Mumtaz Zehri. Please move the order.

(The Opposition Members kept protesting and interrupting the House proceedings)

Senator Samina Mumtaz Zehri: I just want to say something.

Madam Presiding Officer: Yes, please.

Senator Samina Mumtaz Zehri: My problem is with my colleagues that they do not understand….

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ اپنے colleague کو قانون سازی کے لئے بل introduce کرنے نہیں دے رہے ہیں پھر لوگ ہمیں تنقید کا نشانہ بنائیں گے۔ ایوان کو اپنی بنیادی ذِمہ داری پوری کرنے دیں۔ اس کے بعد آپ لوگوں کو بات کرنے کا موقع ملے گا۔ جی سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری۔

(Interruption)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحبہ! کیاآپ نے نہیں بولنا ہے؟

سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری: جی بولنا ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: تو پھر بولیں۔ حوصلہ کرکے بولیں۔

(Interruption)

Senator Samina Mumtaz Zehri: This is what Senator Saadia Abbasi was saying. This is a circus and exactly the best example of a circus in Pakistan.

Madam Presiding Officer: Kindly move Order. No. 5.

Senator Samina Mumtaz Zehri: I introduce the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2024].

Madam Presiding Officer: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. We, now, move on to Order. No. 6. It stands in the name of Senator Afnan Ullah Khan. Please move the Order.

Introduction of [The Civil Servants (Amendment) Bill, 2024] (Amendment of Section 5)

Senator Afnan Ullah Khan: I move for leave to introduce a Bill further to amend the Civil Servants Act, 1973 [The Civil Servants (Amendment) Bill, 2024] (Amendment of Section 5).

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: میں senior Senators سے یہی کہوں گی کہ براہ مہربانی بیٹھ جائیں اور Private Members' Day کو hijack نہ کریں اور ایوان کو اس کا بنیادی کام کرنے دیں۔ جی سینیٹر افنان اللہ خان۔

سینیٹر افنان اللہ خان: میڈم: یہ جو میں amendment move کر رہا ہوں، اس کے تحت bureaucrats کی dual nationality کو ختم کیا جائے تاکہ جس طرح سیاستدان dual nationals نہیں ہو سکتے، اسی طرح یہ بھی نہ ہوں۔ بہت اہم فیصلے bureaucratic levels پر لیے جاتے ہیں لیکن پھر بھی ان کے معاملے میں dual nationality موجود ہے۔ میں نے یہ بل پہلے بھی move کیا تھا لیکن وہ lapse ہو گیا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ اس مرتبہ اس پر کمیٹی میں بحث ہو اور اسے کسی logical conclusion کی طرف لے جایا جائے، شکریہ۔

Madam Presiding Officer: I, now, put the motion before the House.

(The motion was carried)

Madam Presiding Officer: We, now, move on to Order. No. 7. It stands in the name of Senator Afnan Ullah Khan. Please move the Order.

Senator Afnan Ullah Khan: I introduce a Bill further to amend the Civil Servants Act, 1973 [The Civil Servants (Amendment) Bill, 2024] (Amendment of Section 5).

Madam Presiding Officer: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. We, now, move on to Order. No. 8. It stands in the name of Senator Samina Mumtaz Zehri. Please move the Order.

Senator Samina Mumtaz Zehri: I have a special request. When Leaders of the House and the Opposition speak, we all need to keep quiet and that is rule of the House. Why is not the same respect given to the other Senators? Why does anyone start speaking?

Madam Presiding Officer: I agree with you.

Senator Samina Mumtaz Zehri: This is a [***][1] circus and they are right who have written in the newspapers. I do not agree with the facts and figures as mentioned in the newspaper but this is enough.

Madam Presiding Officer: I understand that you are angry. The word [***] stands expunged. Yes, Senator Samina Mumtaz Zehri.

Senator Samina Mumtaz Zehri: You have problems because you are doing party politics. It is enough. Please, think about others also.

Madam Presiding Officer: No cross talks, please. Move the order, please.

Introduction of [The Family Courts (Amendment) Bill, 2024]

Senator Samina Mumtaz Zehri: I move for leave to introduce a Bill further to amend the Family Courts Act, 1964 [The Family Courts (Amendment) Bill, 2024].

Madam Presiding Officer: I, now, put the motion before the House.

(The motion was carried)

Madam Presiding Officer: We, now, move on to Order. No. 9. It stands in the name of Senator Samina Mumtaz Zehri.

[1] [Words expunged as ordered by Madam Presiding Officer].

Senator Samina Mumtaz Zehri: I introduce a Bill further to amend the Family Courts Act, 1964 [The Family Courts (Amendment) Bill, 2024].

Madam Presiding Officer: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. We, now, move on to Order. No. 10. It stands in the name of Senator Qurat-Ul-Ain Marri. Please move the Order.

Introduction of [The Federal Supervision of Curricula, Text-books and Maintenance of Standards of the Education (Amendment) Bill, 2024]

Senator Qurat-Ul-Ain Marri: I move for leave to introduce a Bill further to amend the Federal Supervision of Curricula, Text-books and Maintenance of Standards of the Education Act, 1976 [The Federal Supervision of Curricula, Text-books and Maintenance of Standards of the Education (Amendment) Bill, 2024].

Madam Presiding Officer: Is it opposed?

Ms. Shaza Fatima Khawaja (Minister of State for Information Technology and Telecommunication): No, it is not opposed. It is a good Bill and we hope that the Committee would deliberate over it.

Madam Presiding Officer: I, now, put the motion before the House.

(The motion was carried)

Madam Presiding Officer: We, now, move on to Order. No. 11. It stands in the name of Senator Qurat-Ul-Ain Marri. Please move the Order.

Senator Qurat-Ul-Ain Marri: I introduce a Bill further to amend the Federal Supervision of Curricula, Text-books and Maintenance of Standards of the Education Act, 1976 [The Federal Supervision of Curricula, Text-books and Maintenance of Standards of the Education (Amendment) Bill, 2024].

Madam Presiding Officer: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. We, now, move on to Order. No. 12. It stands in the name of Senator Afnan Ullah Khan. Please move the Order.

Introduction of [The Regulation of Artificial Intelligence Bill, 2024]

Senator Afnan Ullah Khan: I move for leave to introduce a Bill to make provisions for the regulation of artificial intelligence and related matters in Pakistan [The Regulation of Artificial Intelligence Bill, 2024].

Madam Presiding Officer: Is it opposed?

Ms. Shaza Fatima Khawaja: No, it is not opposed but I would like to refer here that there is already an AI Policy Committee of the Government. It has gone through multiple deliberations and there is also an AI taskforce formed by the Minister for Planning and Development since last year. It may be referred to the Committee with the request to call these existing bodies which are already working on it.

Madam Presiding Officer: This is a fair suggestion. I, now, put the motion before the House.

(The motion was carried)

Madam Presiding Officer: We, now, move on to Order. No. 13. It stands in the name of Senator Afnan Ullah Khan. Please move the Order.

Senator Afnan Ullah Khan: I introduce a Bill to make provisions for the regulation of artificial intelligence and related matters in Pakistan [The Regulation of Artificial Intelligence Bill, 2024].

Madam Presiding Officer: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Yes, Senator Afnan Ullah Khan.

سینیٹر افنان اللہ خان: میں اس بل کے متعلق صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری daily life میں artificial intelligence کا عمل دخل زیادہ ہوگیا ہے۔ بہت سارے ایسے decisions ہیں specially the critical decisions جنہیں مشینوں کو نہیں بلکہ انسانوں کو لینے چاہیے۔اس بل میں میرا objective ان چیزوں کو monitor and regulate کرنے کے لئے ہے۔ منسٹر صاحبہ نے بھی بڑی اچھی تجویز دی ہے۔ ہم کمیٹی میں انہیں ساتھ لے کر اس پر discussion کریں گے، ان شاء اللہ۔

Madam Presiding Officer: Thank you. There is legislative business regarding the Bills as reported back by the Standing Committees. Senator Farooq H. Naek, please move Order. No. 14. **(Continued T07)**

T07-09Sept2024 Taj/Ed. Mubashir 06:00 p.m.

Madam Presiding Officer: contd….Senator Farooq Hamid Naek may move Order No. 14.

Senator Farooq Hamid Naek: I would like to move that the Bill to define rights of person arrested, detained or under custodial investigation as well as to codify the duties of the arresting, detaining and investigating officers and providing penalties for violations thereof [The Rights of Persons Arrested, Detained or under Custodial Investigation Bill, 2020], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Madam Presiding Officer: Is it opposed?

Ms. Shaza Fatima Khawaja (MoS for IT & Telecommunication): Madam! The request is that honourable Federal Minister for Law and Justice, Azam Nazeer Tarar had to go back home in connection with some personal emergency and he has requested that the passage of Bills from Orders No. 14 to 23 may please be deferred because he wants to hear in-person.

Madam Presiding Officer: Senator Naek, is that alright with you for your Bill?

Senator Farooq Hamid Naek: This is a Bill which is very important…..

Senator Syed Shibli Faraz: Who is the mover of the Bill, I think that he is more qualified to enlighten us on the contents of the Bill. I think it would be helpful for the House and for everyone.

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: اگر آپ اجازت دیں تو نائیک صاحب۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: اس بل کو لانے کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ گرفتار یا detain ہو جاتے ہیں، ان کو police officers proper assistance نہیں دیتے، ان کو وکیل نہیں ملتا ہے اور ان سے زبردستی confessions لے لیتے ہیں اور پھر مجسٹریٹ کے پاس لے جا کر approver بنا کر ان کو دوسرے ملزم کے خلاف استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ بل اس لیے بھی اہم ہے کہ اس میں یہ ہے کہ جو گرفتار ہوگا،اس کو فوراً ڈیوٹی افسر بتائے گا کہ تمہارے rights ہیں کہ تم ایک وکیل کر سکتے ہو۔ کوئی بھی بات، کوئی بھی investigation ہوگی وہ وکیل کے سامنے ہوگی تاکہ Investigating Officer کوئی غلط کام نہ کر سکے۔اس کے لیے اگر فیس دینے کے لیے اس کے پاس پیسے نہیں ہوں گے تو حکومت اس کو وکیل کی فیس دے گی۔اس سے arrested person کو بہت زیادہ فائدہ ہوگا اور اس کی fundamental rights مجروح نہیں ہوں گے۔

These are basics of bringing this Bill in Pakistan.

Madam Presiding Officer: Understood. It will not be appropriate to initiate discussion on the concerned Bill now. Therefore, I put the motion that is it opposed?

Ms. Shaza Fatima Khawaja: The Law Minister has personally requested that he wants to give his input…..

Madam Presiding Officer: That should have come up to the Chair before. There is a lot of legislative business. Suddenly, we are being informed that it cannot be handled by another Minister.

Ms. Shaza Fatima Khawaja: No, he has personally requested that he wants to give his point of view.

Madam Presiding Officer: Senator Naek, is that alright with you?

Senator Farooq Hamid Naek: This Bill is pending since 2020, now we are in 2024….

Madam Presiding Officer: I am taking your position.

سینیٹر فاروق حامد نائیک: دیکھیں امریکہ میں Miranda Bill آیا تھا،ایک Blackman کو سزا ہوئی تھی۔ سپریم کورٹ نےاس سزا کو set aside کی تھی۔اس Blackman کی Police Officer confession کےسامنے دی گئی تھی،اور کسی کے سامنے نہیں دی گئی تھی۔ اس لیے یہ بل بہت اہم ہے۔ آج پاکستان میں پولیس کی جو highhandedness ہے،اس کو ختم کرنے کے لیے ہے۔ ہم پہلے ہی بہت late ہوگئے ہیں،اس بل کو pass کیا جائے۔

سینیٹر سید شبلی فراز: وہ نہیں آسکتے،it seems کہ آپ کو معلوم نہیں تھا کہ وہ نہیں آرہے۔۔۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: خیر ہے،وزیر بتارہی ہیں،ان کی کوئی ذاتی emergency ہوگئی ہے۔جی۔

سینیٹر سید شبلی فراز: وہ تو اس بل پر arguments نہیں دے رہی ہیں،اس کی merits پر arguments نہیں دے رہی ہیں،وہ صرف یہ کہہ رہی ہیں۔۔۔۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ نائیک صاحب، سینیٹر صاحب نے کہہ دیا۔ کیونکہ ان کی ذاتی emergency ہے اس لیے میں کہہ رہی ہوں۔ .I understand the urgency of the Bill جی محسن صاحب بولیے۔

سینیٹر محسن عزیز: بڑے عرصے سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ ایک اچھا بل ایوان میں آرہاہےجو کہ دونوں اطراف کا خیال رکھ رہاہے، عوام کا بھی خیال رکھ رہاہےاور خواص کا بھی خیال رکھ رہاہے۔۔۔

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ تشریف رکھیں،اس کے بعد کریں گے۔جی جی محسن صاحب۔

سینیٹر محسن عزیز: کم ازایک طرف ایک right ہے،ایک طرف duties ہیں۔۔۔۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: محسن صاحب! بہت لوگ بولناچاہ رہے ہیں، آپ اگر اجازت دیں تو آگے چلیں کیونکہ آپ بل کو support کررہے ہیں، this is a good thing. It is an important piece of legislation but the mover has been generous enough to give it until next Monday because the Law Minister has some personal issue. اس طرح باقی legislation کو بھی انہوں نے defer کیا ہے۔ ثمینہ ممتاز،اگرآپ بھی allow کریں اور دوسرے اراکین بھی allow کریں تو we may do that. Minister Shaza, till Order No. 23…

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: میں business ختم کرکے آپ کو میں ابھی وقت دے رہی ہوں۔ شکریہ سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری۔

Now these items will be deferred to the next Monday which Private Members' Day when the Law Minister is present. May his crisis be over.

ابھی آپ براہ مہربانی اپنی تقریر کو مختصر رکھیں کیونکہ اور بھی business ہے اور ہم نے کچھ دوستوں کو وقت دینا ہے۔۔۔

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: وہ پارلیمانی لیڈر کا right exercise کر رہے ہیں۔ جی۔

Point of public importance raised by Senator Raja Nasir Abbas regarding the incidents of killing of innocent people in Parachinar

سینیٹر راجہ ناصر عباس: شکریہ، میڈم! میں کافی دنوں سے کوشش کر تا رہا ہوں، بیچ میں، میں چھٹی پر چلا گیا تھا، نہیں آ سکا۔ یہ قانون ماشاء اللہ بہت اچھا ہے جو پیش کر رہے تھے۔ قانون اگر ایسا ہو کہ society smoothly move کرے اور جن کے ہاتھ میں قانون دیا جائے، ان کی اخلاقی تربیت ہو تاکہ اس کا misuse نہ کریں۔ آپ دیکھیں کہ تقریباً تین دن سے اسلام آباد ایک جزیرہ بنا ہوا ہے۔ میرا گھر اسلام آباد میں ہے۔ میرے گھر کے باہر گلی میں دو کنٹینرز لگائے گئے۔ یہ کیا زندگی ہے، یہ کیا طریقہ کار ہے؟ یہ کون سا قانون اجازت دیتا ہے freely move کرنے کے راستے میں رکاوٹیں ڈالنا؟ کیوں ایسے ہو رہا ہے؟ کیا یہ fundamental rights کی violation نہیں ہے؟ کوئی بیمار ہوتا ہے تو وہ کیسے ہسپتال جائے؟ اتنی رکاوٹیں کھڑی کرنا، یہ کہاں کا قانون ہے، جنگل میں رہتے ہیں؟ انسانوں کے لیے ایسا ہوتا ہے؟ یہ قانون کا misuse بھی قانون کی بے حرمتی ہے اور قانون کی خلاف ورزی ہے۔ مجرم ہے وہ شخص جو قانون کا misuse کرتا ہے، اختیارات کو misuse کرتا ہے۔ آئین میں لکھا ہے کہ حاکمیت اعلیٰ اللہ کی ہے، پاکستان کا آئین کہتا ہے۔ اللہ کی حکومت، تو ایسے حکومت کریں جیسے لگے کہ اللہ حکومت کر رہا ہے۔ (عربی) خدا اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ اتنی قدرت رکھنے کے باوجود وہ گلا نہیں گھونٹتا، وہ space دیتا ہے، وقت دیتا ہے لیکن یہاں پر صورتحال یہ بنی ہوئی ہے کہ اسلام آباد ایک جزیرہ بن گیا۔ قانون سازی جو اسلام آباد کے لیے ہوئی ہے، تین سال آپ نے جلسہ کیا، اجازت نہیں ملی، یہاں اجازت کیسے دیتے ہیں۔ پی ٹی آئی کو 9 مئی کے بعد آپ نے اسلام آباد میں کتنے عرصے بعد اجازت دی ہے؟ کیا یہ ان کا بنیادی حق نہیں تھا؟ آپ ملک کو صحیح طریقے سے چلائیں۔ کوئی پاکستان میں آ کر حملہ نہیں کریں گے، کسی کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔

میں ایک جماعت کا سربراہ ہوں۔ ہم نے اتنے دھرنے دیے، اتنے احتجاج کیے، ہم نے کبھی کوئی درخت کا پتا نہیں توڑا، civilized ترین، اسی ایوان میں چوہدری نثار علی خان وزیر داخلہ تھے، انہوں نے ہماری تعریف کی۔ ہم نے پانچ پانچ دن، ہزار ہزار جگہ پر دھرنے دیے۔ عوام پر جو حکومت depend کرتی ہے وہ عوام سے خوف نہیں کھاتی۔ ابھی مجھے گھر سے یہاں تک پہنچنے میں تقریباً ۴۵ منٹ لگے ہیں۔ اُدھر سرینا ہوٹل کے پاس راستہ بند ہے، ادھر میریٹ ہوٹل کے پاس راستہ بند ہے، پھر اس طرف سے جاؤ۔ پھر پوچھ رہے ہیں کہ کون ہو تم، کہاں جا رہے ہو؟ ہمارے ساتھ یہ insulting رویہ کیوں ہے؟ یہ درست نہیں ہے۔

اسی طرح پارہ چنار میں پچاس آدمی مارے گئے ہیں۔ کیا ایوان میں ان پر بات ہوئی؟ بے گناہ مارے گئے۔ پینتیس کنال کا جھگڑا ہے، پچاس بندے مارے گئے اور سو سے زیادہ زخمی ہیں۔ کوئی بات نہیں ہو رہی، بے گناہ لوگ مارے جا رہے ہیں، پرواہ ہی نہیں ہے۔ قرآن پاک کہتا ہے کہ ایک انسان کا قتل تمام انسانوں کا قتل ہے۔ اپنے عوام کے ساتھ اتنی لاتعلّقی ہے؟ وہ میرے وطن کے بیٹے مارے گئے ہیں، کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ہم یہاں پر بیٹھے ہیں، میری بہن کہہ رہی تھیں کہ ڈان اخبار میں ایسی چیزیں لکھی گئی ہیں جو ہمارے ایوان کی۔ کیا ہم اپنی ڈیوٹی پوری کر رہے ہیں؟ ہم اپنی پارٹیوں کے غلام ہیں، بندے ہیں۔ ہم اللہ کے بندے نظر نہیں آتے۔

پھر قانون سازی، ایسے قانون بن رہے ہیں جیسے پلک جھپکنے میں۔ ایسے قانون بنائے جاتے ہیں؟ یہ قانون بنانے کا طریقہ کار ہے؟ قانون کے ساتھ بھی ظلم ہو رہا ہے کہ آپ selective قانون بنائیں، فلاں بندے کو فائدہ پہنچانے کے لیے، فلاں کو فائدہ پہنچانے کے لیے۔ ہمارے DG, ISPR نے کہا کہ ہمارا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ کا 110% سیاست کے ساتھ تعلق ہے۔ الیکشن میں جو کچھ ہوا ہے، وہ کس نے کیا ہے؟ آسمان سے فرشتے اترے تھے؟ اگر آپ نے نہیں کیا تو گرفتار کرو ان کو جنہوں نے یہ کیا ہے۔ جنہوں نے دھاندلی کی، جنہوں نے پیسے لیے۔۔T08 پر جاری ہے۔

T08-09-Sep2024 Ali/Ed. Waqas 06:10 p.m.

سینیٹر راجہ ناصر عباس: ۔۔۔جاری ہے۔۔۔آپ کا 110% سیاست کے ساتھ تعلق ہے، پاکستان میں الیکشن کے اندر جو کچھ ہوا ہے وہ کس نے کیا ہے؟ آسمان سے فرشتے اترے تھے۔ اگر آپ نے نہیں کیا تو گرفتار کرو ان کو جنہوں نے کیا ہے۔ جنہوں نے دھاندلی کی، جنہوں نے پیسے لیے، جنہوں نے لوٹا ان کو گرفتار کرو۔ دھاندلی کے کیس میں آپ نے کس کو پکڑا اور گرفتار کیا ہے، پورا ملک چیخ رہا ہے۔ لہٰذا یہ صورتحال جو ہے یہ درست نہیں ہے میرے خیال میں یہاں پر ریاست اور حکومت جو ہے وہ operate نہیں کر رہی، paralyzed ہے اور واقعاً جو کل جلسہ ہوا ہے اللہ گواہ ہے میں خود اس جلسے میں گیا ہوں، اتنا

مشکل تھا وہاں پہنچنا جس کی انتہا نہیں ہے۔ بات سن لیں، مجھے بولنے دیں، براہ مہربانی مجھے بات کرنے دیں میں کسی کی بات میں کبھی نہیں بولا ۔

سارے گالیاں دیتے ہیں کون ہے جو گالی نہیں دیتا ہے،آج تک میں نے کسی کو گالی نہیں دی اور نہ ہی کسی کو دوں گا ۔نہ اخلاق سے گری ہوئی بات کروں گا۔

Madam. Presiding Officer: Please address the Chair and wind-up.

سینیٹر راجہ ناصر عباس:آپ انھیں روکیں، دیکھیں اس کا ماحول یہ ہونا چاہیے۔۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی، تالی تو دونوں طرف سے بج رہی ہے نا۔ بالکل آپ نے بجافرمایا، براہ مہربانی ختم کریں۔

Point of Public Importance raised by Senator Raja Nasir Abbas regarding the treatment being metted out to the Zahirean travelling to Iran

سینیٹر راجہ ناصر عباس: سیاسی قیادت اخلاق و قدر بھی سکھاتی ہے، اگر ہم اخلاقیات کا مظاہرہ نہیں کریں گے، ہم ایک دوسرے کا احترام نہیں کریں گے اور احترام سے بات بھی سنیں گے اختلاف ہو سکتا ہے، difference of opinion ہو سکتا ہے۔ لیکن بات احترام سے سنیں اگر آپ کے پاس logically کوئی جواب ہے تو جواب دو، insult کرنا ،توہین کرنا، درمیان میں بولنا یہ کوئی چیزیں نہیں ہے۔

اسی طرح سے پاکستانی پاسپورٹ کی بے حرمتی، ابھی ہمارے زائرین پاکستان سے عراق گئے۔جب ہمارے زائرین by roadیا by air گئے ان کے پاسپورٹ ایئرپورٹ پر ان سے لے لیے گئے ۔ہماری حکومت کو چاہیے کہ وہ پوچھیں کہ ہمارے زائرین کے پاسپورٹ کیوں لیے جاتے ہیں۔ Insult کی جاتی ہے، پھر یہ لوگ جب واپس آنے لگتے ہیں تو ان کے پاسپورٹ نہیں ملتے، ان کی flights miss ہوجاتی ہیں۔ یہ پاکستانیوں کی توہین ہے ،کتنے لوگوں کے پاسپورٹ نہیں ملتے۔ بائی روڈ جاتے ہیں ایران سے عراق میں داخل ہوتے ہیں تو ان کے پاسپورٹ لے لیے جاتے ہیں۔ ہزاروں لوگوں کے پاسپورٹ پتہ نہیں کس بوری میں رکھتے ہیں کہ واپسی پر ملتے ہی نہیں ہیں ۔ابھی میں وہاں گیا ہوا تھا۔ وہاں کے حکومتی لوگوں سے ملا ہوں، انہوں نے کہا کہ آپ اپنی حکومت سے کہیں، official سے کہیں آکے بات کریں۔ ایران کے زائرین آتے ہیں، چھ، سات مہینے پہلے ان کی وزارت داخلہ، وزارت خارجہ سارے مل کے کام کرتے ہیں اپنے زائرین کے لیے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحب آپ نے بہت اہم بات اٹھائی ہے، جو پاکستانی ملک سے باہر ہیں ان کے حقوق ہمارا پہلا فرض ہوتا ہے۔ جو Overseas Committee ہے، یہ issue وہاں کھولا جائے I am referring it, آپ نے اہم بات کی ہے تو آپ کو بھی invite کر دیتی ہوں۔

سینیٹر راجہ ناصر عباس: میری بات یہ ہے کہ سال میں لاکھوں زائرین جاتے ہیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی، تو آپ وہاں جایئے گا، مختصر رکھیں، Business ابھی بھی رہتا ہے.

سینیٹر راجہ ناصر عباس: یہ کوئی ایک دن کا کام نہیں ہے ہماری حکومت کو، ہماری وزارت داخلہ کو، ہماری وزارت خارجہ کو related جتنی بھی ہماری وزارتیں ہیں ان کو اپنے پاکستانیوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ سارا سال زائرین جاتے ہیں ان کے پاسپورٹ رکھ لیے جاتے ہیں یہ insult ہے، توہین ہے۔

میرے ایک دوست ہے ان کی wife کا پاسپورٹ نہیں مل رہا تھا، ان کی flights miss ہو گیں۔ میرے خیال میں ہمیں پاکستانی ہونے پر فخر کرنا چاہیے اور ہمیں اس بات کا عادی نہیں ہونا چاہیے کہ ہمارا بھی پاسپورٹ لے لیں اور ہم چپ ہو جائیں ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ، سینیٹر صاحب آپ کا پوائنٹ ہو گیا۔ بہت احترام سے آپ سے گزارش کروں گی، کر دیا میں نے this is important, براہ مہربانی اب آپ آدھا منٹ لیں۔ بہت لوگ انتظار کر رہے ہیں۔

سینیٹر راجہ ناصر عباس: میڈم! سختی نہ کریں۔ میں جب سے سینیٹر بنا ہوں، تیسری بار بول رہا ہوں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: پچھلی دفعہ میں ہی پریذائیڈ کر رہی تھی جب آپ نے بولا تو یعنی دو میرے سر پر۔ Ok.

سینیٹر راجہ ناصر عباس: ہمارے سینیٹ میں جو دوست بیٹھے ہیں آئیں ہم اپنے عوام کے لیے اٹھیں، اپنے عوام کے حقوق کی جنگ لڑیں، کوئی ایسا قانون نہ بنائیں جو ہمارے fundamental rights کے خلاف ہو، آئین کی روح کے خلاف ہو، کوئی ایسا کام ہم نہ کریں اور یہ ہو رہے ہیں میں دیکھ رہا ہوں اپنی آنکھوں سے۔ وہ قوانین جو پاکستان کے عوام کے حق میں ہوں، وہ بنائے جائیں اور لوگوں کو دیکھ کر قانون بنانا، پہلے Election Act بنایا پھر اس میں ترمیم کی، ہم ایسا کیوں کرتے ہیں۔ آپ home work نہیں کرتے میری گزارش ہے کہ complete home work ہونا چاہیے، completely ہم سب کو on-board لینا چاہیے۔

ہمیں بتانا چاہیے کہ کیا قانون بنایا جارہا ہے، ہم اس کو پڑھیں، ہمارے پاس کوئی رائے ہو وہ ہم دیں، اچانک قانون بنانا یہ کرنا وہ کرنا درست نہیں ہے۔

میڈم ! ایک آخری بات میں کہنے لگا ہوں اور آدھے منٹ میں کروں گا۔ میری سب دوستوں سے گزارش ہے کہ میری بات سنیں۔ آئین کہتا ہے حاکمیت اعلیٰ صرف اللہ کی ہے، آرٹیکل 63 & 62 کو دیکھ کر کہا جائے تو یہ اقتدار امانت ہے ان لوگوں کے پاس جو elected نمائندے ہیں، اگر وہ elect ہو کر نہیں آتے اور زبردستی قبضہ کرتے ہیں تو یہ غاصب ہیں ان کو اللہ نے حق حکومت نہیں دیا ہے، آئین اور دستور نہیں دیتا ہے، یہ غاصب ہیں لہٰذا ان کا ان سیٹوں پر بیٹھنا جائز ہی نہیں ہے، ان کا facilities لینا، ان کا کوئی بھی اقدام ہے وہ بھی جائز نہیں ہے۔ اللہ اور آئین کی روشنی میں، قانون کی روشنی میں۔

پاکستان میں جو بندہ بھی elected نہیں ہے، جو بھی rigging کرکے آتا ہے پاکستان کے آئین و دستور کی روشنی میں اس بات کا اہل نہیں ہے کہ اس کو اللہ کی امانت یا اقتدار اس کو ملے۔ فرعون غاصب تھا، نمرود غاصب تھا۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحب بہت شکریہ ۔ میں نے نوٹس کیا ہے اور کافی دیر سے نوٹس کر رہی ہوں اور Leader of Opposition بھی فرمارہے ہیں کہ press gallery نے walkout کیا ہوا ہے اور آپ کی کوئی بات بھی رپورٹ نہیں ہوگی۔ بہتر ہے کہ یہاں سے دو تین لوگ منانے جائیں، ان کا پتہ کریں کہ یہ کیا issue ہے۔ میری اطلاع میں یہ ہے کہ وہ ناراض ہیں، شاید گنڈاپور صاحب کے remarks پر اور میری گزارش آپ سے ہوگی، سینیٹر افنان اللہ، سینیٹر پلوشہ میں آپ کو بھی request کرتی لیکن آپ کا Business آیا ہوا ہے۔ اگر آپ اور اس طرف سے کون جائے گا؟ سینیٹر شبلی صاحب آپ کسی کو designate کریں۔ جی سینیٹر عون اور آپ دو منٹ ہو آئیں کہ مسئلہ کیا ہے، ہم ان کی اہمیت کو پہچان رہے ہیں اور ان سے بات کریں۔ Please, آپ تشریف رکھیں ماحول کو اور آلودہ نہ کریں. یہ House کی روایت ہے اس کو آگے چلنے دیں۔ Now item No.24, یہ withdraw کرلیں۔ کامران صاحب آپ کے پاس آرہا ہے۔ Senator Palwasha. ItemNo. 24

Withdrawal of [The Islamabad Capital Territory Private Educational Institutions (Registration and Regulation) (Amendment) Bill, 2024]

Senator Palwasha Mohammed Zai Khan: I seek leave to withdraw the Bill further to amend the Islamabad Capital Territory Private Educational Institutions (Registration and Regulation) Act, 2013 [The Islamabad Capital

Territory Private Educational Institutions (Registration and Regulation) (Amendment) Bill, 2024] as introduced in the Senate on 10th June, 2024.

Madam Presiding Officer: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Madam Presiding Officer: The motion is carried and the leave to withdraw the Bill is granted. Order No. 25, Palwasha Khan.

Senator Palwasha Mohammed Zai Khan: I wish to withdraw the Bill further to amend the Islamabad Capital Territory Private Educational Institutions (Registration and Regulation) Act, 2013 [The Islamabad Capital Territory Private Educational Institutions (Registration and Regulation) (Amendment) Bill, 2024].

Madam Presiding Officer: The Motion is moved, the Bill stands withdrawn. Thankyou. I know the Order of the Day

وزیر خزانہ صاحب آپ نے کچھ بات کرنی ہے or you are here for the Motion? میں دو منٹ دینا چاہتی ہوں سینیٹر کامران مرتضٰی کو وہ بہت دیر سے انتظار کر رہے ہیں۔ جی آپ سب کو بزنس کے بعد ملنی ہے۔ سینیٹر کامران مرتضٰی

I am coming to your Motion, give your colleague some space.

سینیٹر کامران مرتضٰی : میڈم چیئرپرسن! میرا گلہ ہے, دستور کی بات ہو رہی تھی تو انہوں نے کہا کہ حاکمیت اللہ کی ہے یقیناً حاکمیت اللہ کی ہے مگر میرا گلہ ہے یہاں Discrimination کی جب کسی نے پہلے button پریس کر دیا ہو تو طریقہ کار یہی ہے کہ اس کی باری پہلے ہوتی ہے ماسوائے Leader of the House کے، اگر وہ بولنا چاہیں تو وہ بول لیتے ہیں یا Leader of the Opposition ان کا جو ہے--

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں! سینٹر کامران یہاں پر ان کا پہلے تھا اور آپ سے پہلے سینیٹر افنان کا بھی تھا۔

سینیٹر کامران مرتضٰی : میرے سامنے بیٹھے ہوئے دوست نے میرا حق غضب کیا تھا اور آپ نے وہ حق غضب کرنے میں ان کی مدد کی تھی، تو یہ میرا گلا ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: چلیں، چلیں جی آگے۔

Points raised by Senator Kamran Murtaza regarding (a) Prevailing Political Situation in the Country and (b) Placement of Name of Women belonging to Balochistan, on ECL

سینیٹر کامران مرتضیٰ: ماحول تو ویسے وہی ہے جو پورے ملک میں چل رہا ہے، ہم نے Police State بنائی ہوئی ہے ،تو یہ ماحول یہاں پہ بھی بنا دیا، جس کو چاہیں روک دیں، جس کو چاہیں آنے دیں، جس کو چاہیں بات کرنے دیں۔ کل کی بات کرنا چاہتا تھا اور اس کے بعد پھر بلوچستان کی بات کرنا چاہتا تھا۔ کل پورے اسلام آباد میں جس طرح سے آنے اور جانے والوں کے ساتھ سلوک کیا گیا، بقول اس طرف کے کہ وہ جلسہ تھااور بقول اس طرف کے کہ وہ جلسی تھی۔ مگر وہ جلسہ یا جلسی جس طرح اس کے اوپر آپ نے fundamental rights کو violate کیا، میرا خیال ہے کہ اس سے بڑی violation کم از کم اسلام آباد میں ہم نے نہیں دیکھی۔ یہ تو ہم نے دیکھا تھا چونکہ ہم بلوچستان والے tail-end پر ہیں، آپ جو مرضی کرتے ہیں، آپ وہاں پر کسی دستوراور قانون کے محتاج نہیں ہیں۔

T09-09 September -2024 Tofique Ahmed [Khalid] 06:20PM.

سینیٹر کامران مرتضیٰ: (جاری۔۔۔) آپ کسی دستور اور کسی قانون کے محتاج نہیں ہیں، وہاں پر جس کا جو جی چاہے وہ ہوتا ہے مگر کل کا جو واقعہ میں نے اپنی نظر سے دیکھا، میں غلطی سے لاہو گیا ہوا تھا کیوں کہ ہمارااپنا جلسہ تھا،وہاں جانے میں بھی تکلیف اورآنے میں بھی تکلیف ہوئی۔ میں تو صحت مند تھا مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہوا یہ جو بیمار تھے، جن کے رشتے دار مرے ہوئے تھے اور جن کی شادیاں تھیں، اس وقت PTI کو تو چھوڑ دیں۔ ان شہریوں کو جن کو کل تکلیف دی گئی پتا نہیں ان کا مداوا کون کرے گا؟ جس طرح سے Deputy Commissioner صاحب نےاور باقی لوگوں نے جو انتظامیہ کے لوگ تھے،انہوں نے جو حرکتیں کیں وہ شرمناک تھیں۔

(مداخلت)

سینیٹر کامران مرتضیٰ: ہاں ویسے اس سے بہتر تھا۔ میں بلوچستان کے معاملے پر جو توجہ دلوانا چاہ رہا تھا، دو طرح کے معاملے چل رہے ہیں۔ ایک تو یہ جیسے اختر مینگل صاحب ملک چھوڑ کر چلے گئےاور پارلیمنٹ سے استعفیٰ دے دی اور شاید اور لوگ بھی اسی طرح کی سوچ رکھتے ہیں۔ مگر آپ نے بلوچستان کے ساتھ ایک اور زیادتی کرنی شروع کردی ہے۔ وہ کیا ہے؟ خواتین کے باہر جانے پر بھی آپ نے ECL میں پابندی لگانا شروع کردی ہے۔ یہاں پر میرا امرا دسی دین بلوچ ہے اور اس کا نام ECL میں ڈال دیا گیا ہے کہ آپ ملک سے باہر نہیں جاسکتی۔ شاید یہ آپ کا اختیار ہو مگر کسی نے اس کو Article-09 and Article-04 میں دیکھا ہے تو یہ to be dealt in

کو آپ اس طرح سے liberty بھی ہے اور life and liberty کا مسئلہ بھی ہے۔ تو کسی کی accordance with law curtail کرتے ہیں اور آپ curtail کرکے پھر آپ اس پر خوش ہوتے ہیں کہ اس طرح سے شاید آپ بلوچستان کے حالات کو سدھار دیں گے، ایسا کبھی بھی نہیں ہوگا۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا تھا کہ آپ نہتی لڑکی سے بھی ڈرتے ہیں؟ پہلے تو آپ دشمن کے بچوں کو پڑھایا کرتے تھے۔ دشمن کے بچوں کو تو پڑھانا نصیب نہیں ہوا، آپ نے میرے بچوں کو بھی نہیں پڑھایا۔ دشمن کی عورتوں کو تو چھوڑ دیں آپ اپنی بچیوں سے اپنی نہتی بچیوں سے بھی ڈرتے ہیں یہ بہت افسوسناک ہے۔

Madam Presiding Officer: Thank you. I want to take the business again. Now go back to it

اور اس کے بعد یہاں پر جو front row میں Parliamentary Leaders نے request کی ہے

we take that up. Now we are at Order No.26.

(Interruption)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا بھی آئے گا۔

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحب، اللہ نہ کرے سینیٹر صاحب آپ کسی کیسی بات کر رہے ہیں؟ لیکن business بھی آپ کے colleague کا ہے۔ Order No.26. Senator Mohsin Aziz Sahib, please move Order No.26.

<u>Motion Under Rule 218 moved by Senator Mohsin Aziz regarding the issue of shrinking of loans and the surging of bad debts in the private sector</u>

Senator Mohsin Aziz: I, Senator Mohsin Aziz, move that the House may discuss the issue of shrinking of loans and the surging of bad debts in the private sector.

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: Finance Minister صاحب، پہلے سینیٹر محسن عزیز صاحب اس پر بولیں گے پھر آپ اس پر response دیجئے گا۔

سینیٹر محسن عزیز: میڈم! مجھے تھوڑا وقت تو ملے گا۔ Motion پر بات کرنے کا تو تھوڑا وقت ملتا ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ بیشک پانچ سے سات منٹ لے لیں۔

سینیٹر محسن عزیز: نہیں، کم از کم دس منٹ تو ہونے چاہیے۔ میں اپنی بات کو statistics سے شروع کرنا چاہتا ہوں۔ وہ اس لیے کہ پچھلے دو ڈھائی سالوں سے یہاں پر جب بھی بات ہو رہی ہے۔ جب بھی گفتگو کی جاتی ہے تو ساڑھے تین سال جو PTI کی حکومت رہی تو بات مڑ کر وہیں پر چلی جاتی ہے۔ اس لیے میں اپنی آج کی بات جو پچھلی ساڑھے تین سالوں کی حکومت تھی اس سے شروع کرنا چاہتا ہوں۔ کچھ چیزیں پہلے تو ویسے بھی واضح ہیں لیکن اور بھی واضح ہو جائیں۔

آج سے تقریباً ڈھائی تین سال پہلے ایک حکومت تھی جو کہ عمران خان صاحب کی حکومت تھی۔ اس وقت interest rate 9% تک تھا، 150 dollar سے 162 پر تھا۔ Export record 36 billion پر چلی گئی تھی۔ Industry پھل پھول رہی تھی بلکہ جو بند industry تھی وہ بھی چل پڑی تھی۔ اس وقت ہم نے جو construction industry کا حال دیکھا وہ booming industry تھی اور اس کی وجہ سے تمام دیگر industries بھی boom کر رہی تھیں کیوں کہ construction کے ساتھ بہت ساری allied industries ہوتی ہیں۔

آج جو گیس کا rate ہے، اُس وقت گیس کا 50% rate کم تھا۔ آج جو بجلی کا rate ہے، اُس وقت بجلی کا 50% rate کم تھا، in spite COVID یہ سب باتیں تھیں۔ پاکستان دنیا کے لیے ایک case study بن گیا تھا اور یورپ، امریکہ اور انڈیا میں اس کو case study کے طریقے سے دیکھا جا رہا تھا، بجائے اس کے کہ جس طریقے سے ایک سندھ کی حکومت لگی ہوئی تھی کہ ملک کو بند کر دو لیکن ایک مرد مجاہد تھا اس نے کہا میں یہاں پر مزدوروں اور labour class کا خیال رکھوں گا اور کہا ملک کو بند کرنے سے ان کا روزگار ختم ہو جائے گا، ایسے نہیں ہو سکتا۔ ملک کو بمشکل صرف ایک ڈیڑھ ہفتے کے لیے بند کر دیا گیا اور اس کے بعد ملک چل پڑا۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی بھی مہربانی شامل تھی اور یہ industries چلیں۔ TERF کا یہ پروگرام دیا گیا کہ اس سے economic boost پیدا ہوئی اور یہاں پر promote industry کر گئی۔

میں ابھی آپ کو figures دے دیتا ہوں کہ جو large, medium and small industries تھیں آپ ان کی growth دیکھ لیں۔ اس وقت ہماری GDP growth 6.2 تھی، inflation 12 سے 13 کے درمیان تھی۔ State

پر poverty rate 23, 24.3 تھا، debt 49 trillion ملک کا 9, 10,11,12% تک گئی ہے۔ Bank کی جو پالیسی تھی وہ تھا۔ Unemployment 5.6% تھی۔ صرف textile industry نے 22 billion کی export کی تھی اس کے علاوہ ہماری جو FDI تھی وہ بھی تقریباً ایک سال میں 2 billion پر تھی۔ record remittances 32 billion پر تھی۔ State Bank کے reserves جو تھے وہ آج سے double تھے پھر نہ جانے کیا ہوا؟ اس ملک کو نظر لگ گئی یا پھر اس کو کس نے دیکھا کہ ماشاء اللہ ایک so call نالائق، so called نااہل، so call incompetent government چلی گئی۔ بہت نالائق حکومت تھی، اس کے reserves میں نے آپ کے سامنے رکھ دیے ہیں۔ which are not deniable.

(اس موقع پر ایوان میں نماز مغرب سنائی دی گئی)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر محسن عزیز صاحب---جاری---T-10----

T10 –09Sep2024 IMRAN/ED: MUBASHIR 06:30 pm

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: (جاری ہے---) جی۔

سینیٹر محسن عزیز: اس کے بعد so called ایک بہت لائق حکومت آئی اور دو سال میں ہم کہاں پہنچ گئے---

Madam Presiding Officer: One second, where is the Finance Minister? He is coming back! OK, please. Sorry, I just wanted him to respond to you.

سینیٹر محسن عزیز: جی شکریہ۔ So called ایک لائق حکومت آ گئی۔ GDP growth 6.2 percent سے 0.5 percent پر آ گئی۔ Inflation 35 percent تک پہنچی، اب یہ کہتے ہیں کہ 24 percent پر آ گئی، as against 12 percent.

State Bank کی policy جو وہ bank کو loan دیتے ہیں، ایک تو وہ shrink ہو گیا، آگے چل کر میں آپ کو بتاتا ہوں، لیکن اس loan کو جو bank rate تھا، وہ 23 percent تھا جو اب drop ہو کر 20 percent پر آگیا ہے جو کہ ایک حکومت میں ایک طرف تو TERF کا programme دیا گیا تاکہ industry کو boost ملے اور دوسری طرف bank کا interest rate 12 percent تھا۔

بجلی کے rates کا میں پہلے آپ کو بتا چکا ہوں، گیس کا بھی پہلے بتا چکا ہوں، ہماری exports جو اس وقت 36 billions پر چلی گئیں تھیں، ,in the year 2020-21 ماشاءاللہ growth کے بجائے، میں بار بار عرض کر رہا ہوں کہ وہ بھی COVID میں، وہ آج 36 billions سے drop ہو کر 30 billions پر آ گئی ہیں۔ There is no growth, there is decline.

جگہ جگہ پر آپ دیکھیں کہ industries بند ہو رہی ہیں۔ فیصل آباد بند ہو چکا ہے۔ 125 textile industries have closed down. The steel sector has closed down and still under deep depression. پرسوں کے اخبار میں تھا کہ the cement sales has dropped by 26 percent. کراچی میں tin making factory بند ہو گئی ہے۔

یہ جو مختلف لوگ ہیں، جو مختلف economists ہیں، جو ملک میں یا باہر کام کرتے ہیں، وہ کیا کہتے ہیں؟ شاہد ستار کیا بولتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ overcrowded and under prepared وہ یہ ملک کے متعلق بات کر رہا ہے۔ عاطف میاں ایک اور economist ہے، وہ کہتا ہے کہ Pakistan slipping into an economic crisis, skyrocketing internal and external debts. وہ کیا کہتا ہے کہ ,unsustainable pension liabilities کیا کہتا ہے کہ

failing power sector.

دوسرے لوگ کیا کہتے ہیں؟ آپ کے قیصر بنگالی صاحب کیا کہہ رہے ہیں؟ اللہ معاف کرے، وہ تو کہہ رہے ہیں کہ ملک دیوالیہ ہو چکا ہے۔ حکومت ہوش کے ناخن لے۔ حکومت اپنے expenditures کم نہیں کر رہی۔ آپ جو چیزیں بیچنا چاہ رہے ہیں، وہ بھی نہیں بک رہیں۔ شبر زیدی صاحب taxation کے متعلق، government expenditures کے متعلق، accountability کے متعلق اور governance کے متعلق کیا کہہ رہے ہیں وہ ہم ہر روز سنتے ہیں۔ اور تو اور، باقی چیزیں چھوڑ دیں، آج تو ہمارے ڈار صاحب جو ہمارے Leader of the House بھی ہیں، ہمارے Foreign Minister بھی ہیں، ہمارے ماشاءاللہ Deputy Prime Minister بھی ہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ He questions IMF’s intentions towards Pakistan. وہ بھی آج IMF کو doubt کر رہے ہیں جو کہ یہاں اپنے آپ کو کہتے بھی رہے ہیں اور بتاتے بھی رہے ہیں کہ وہ ایک economic

wizard ہیں۔ مفتاح اسماعیل کیا کہہ رہا ہے؟ میری بات آپ مانیں یا نہ مانیں، اگر آپ اس طریقے سے denial میں رہیں گے کہ جہاں پر population...

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ محسن صاحب۔ آپ کے دس منٹ پورے ہو گئے ہیں، یہ گھڑی خراب ہے۔

سینیٹر محسن عزیز: میرے پاس تھوڑی سی figures ہیں۔ اور وہ figures ایسی ہیں کہ آپ مجھے ایک منٹ دیں کہ میں بیان کر سکوں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی، بالکل figures ہوں گی لیکن clock خراب ہے۔۔ دس منٹ ہو چکے ہیں۔ نہیں سینیٹر صاحب، تو آپ اس کو بند کریں۔ جی، جلدی کریں پلیز۔

(اس موقع پر press کے نمائندے ایوان میں واپس تشریف لائے)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: میں press کو خوش آمدید کرتی ہوں۔ جی، آپ تمام کا بہت شکریہ کہ آپ لوگ واپس آ گئے۔ آپ تمام اس House کی زینت ہیں اور ہم اور ہماری proceedings آپ کے بغیر بالکل نامکمل ہیں۔ آپ کی جو بھی مشکلات ہیں یا گزارشات ہیں یا تحفظات ہیں، ان کا ازالہ کیا جائے۔ جی، آپ پلیز wind up کریں۔

سینیٹر محسن عزیز: میں ایک منٹ میں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔ یہ ایک بہت important issue ہے جس پر پورے ملک کا دار و مدار ہے، اس میں employment ختم ہو چکی ہے، اس میں industrial growth ختم ہو چکی ہے، اس میں صرف ایک textile industry کا nonperforming loan 8 percent پر چلا گیا ہے۔ ہمیں تو یہاں یہ سوال کرنا ہے کہ آپ سب سے پہلے denial سے کب نکلیں گے؟ My two three questions only.

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: اب تو آپ نے گیارہ منٹ بول لیا ہے۔ سیکرٹری صاحب، ان کو گھڑی دکھا دیں۔

سینیٹر محسن عزیز: کیا پتا، میرے پاس تو گھڑی نہیں ہے۔ اچھا چلیں ٹھیک ہے۔ میرا پہلا سوال یہ ہے کہ، ایک تو آپ بات کرتی ہیں تو بات ہی بھلا دیتی ہیں۔ بس مجھے ایک منٹ بات کرنے دیں۔ بات یہ ہے کہ سب سے پہلے یہ بتایا جائے کہ آپ کی economic policies کیا ہیں؟

دوسری بات مجھے یہ بتائیں کہ ماشاء اللہ میں اورنگ زیب صاحب کی بہت قدر کرتا ہوں۔ He is a very very fine gentleman but I think he is at a wrong place at the wrong time. اس ملک کا Finance Minister کون ہے؟ مجھے نہیں سمجھ آتی کہ Deputy Prime Minister ہے لیکن وہ IMF کے متعلق اتنی بڑی statement کیوں اور کیسے دیتے ہیں؟ ہمیں یہ بتایا جائے۔

تیسری بات یہ ہے کہ خدا کا واسطہ ہے کہ اس ملک کے غریبوں کا خیال کریں۔ یہ unemployment اور inflation ان کے بس سے باہر ہو چکی ہے۔ ایک طرف growth ہے اور۔۔۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی، آپ کے تین سوال ہو گئے، میں نے تو گن لیے ہیں۔ بس جی شکریہ۔ اب ان کو بھی موقع دیں، آپ نے لمبی تمہید باندھی ہے۔

سینیٹر محسن عزیز: میڈم پرائم منسٹر! وہ تو آپ نہیں ہیں، میڈم، ان شاء اللہ کبھی آپ Prime Minister بھی بنیں گی۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ مجھ سے کیوں دشمنی میں لگ گئے ہیں۔

سینیٹر محسن عزیز: اللہ آپ کو Prime Minister بنائے کیونکہ آپ ہمارے لیے چھوٹی ہیں، ہم آپ کے لیے دعا گو ہیں اور ہم یہ statistics بنا کر لائے ہیں تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آپ ہمیں اس پر کچھ بات کرنے دیں۔ اس statistics پر ہمیں کچھ جواب دیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی بالکل دیں گے۔ آپ تحمل رکھیں۔

سینیٹر محسن عزیز: میں یہ گزارش کروں گا کہ دلائل سے نکل کر ہمیں اس کا کوئی راستہ بتائیں کہ یہ قوم کس طرف جا رہی ہے اور آگے کس سمت میں جائے گی، اور کس طرح سے ہم اس قوم کو بچائیں گے؟ نالائق کو تو آپ نے نکال دیا، اب آپ لوگ لائق لوگوں کو لائیں گے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: اب آپ Finance Minister صاحب کو موقع دیں صدیقی صاحب، وہ کافی دیر سے بیٹھے ہیں۔ نہیں، پھر دوسرے members بھی بولنا چاہتے ہیں۔ صدیقی صاحب، منسٹر صاحب کو جواب دینے دیں۔

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا تو agenda بھی ہے۔ اچھا سینیٹر بلال، آپ please ایک منٹ لے لیں۔ صدیقی صاحب، پلیز۔ یہ Motion پر allow ہے کہ ایک اور member بھی بول لے۔ پلیز۔

Senator Bilal Ahmed Khan

سینیٹر بلال احمد خان: میڈم! جس طرح میری colleague سینیٹر صاحب نے کچھ باتیں کی ہیں۔ میں ان سے نہایت احترام کے ساتھ یہ بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے تو بڑی اچھی باتیں کی ہیں اور انہوں نے figures بھی بتائی ہیں لیکن پچھلے دس، بارہ، پندرہ سالوں سے ہم صرف ان کی کاغذی باتیں سن رہے ہیں۔ ہم نے آج تک انہیں کچھ practical کرتے نہیں دیکھا۔ ہم نے آج تک یہ نہیں دیکھا کہ یہ جو باتیں کر رہے ہیں، کیا ان کا کوئی بھی ثبوت ان کے پاس ہے۔

یہ کہتے ہیں کہ 2019-20 میں جو COVID آیا اور اس COVID کو ان کے leader نے سنبھالا لیکن ان کی جماعت کا کوئی بھی شخص، بشمول ان کے leader کے، یہ نہیں بتا سکے کہ انہوں نے COVID کو کیسے سنبھالا۔ یہ بات تو کرتے ہیں کہ COVID کو ہم نے سنبھالا، لیکن اس سے اگلا جملہ ان کے پاس نہیں ہے کہ ہم نے COVID کو کیسے سنبھالا۔ یہ کہتے ہیں سندھ کی government کچھ کر رہی تھی، COVID کے وقت میں ہمارے جو international rules بنے تھے، سندھ کی حکومت ان کو follow کر رہی تھی۔

یہ کہتے ہیں کہ COVID کے وقت میں ہماری policies, انہوں نے تو کوئی policy دی ہی نہیں تھی۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے exports بے تحاشا بڑھ گئے تھے۔ کیا یہ ہمیں بتا سکتے ہیں جب انہوں نے exports بڑھائیں تو ان کی policy کیا تھی۔ کیا کاغذوں میں کوئی policy تھی؟ کیا انہوں نے اپنی government کے دوران کوئی policy approve کروائی؟ انہوں نے اس policy پر عمل کروایا؟ جب ساری دنیا بند ہو چکی تھی اور صرف ہمارا ملک کھلا تھا اور ہمارے لوگ بر سر روزگار تھے تو اس وقت دنیا کی جتنی بھی نظریں تھی اور جتنے بھی orders تھے، ان کے لیے وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ تو ان حالات میں دنیا کے متوجہ ہونے میں ان کا کیا کمال ہے۔ کیا یہ اس میں اپنا کمال بتا سکتے ہیں؟

کیا یہ ہمیں بتا سکتے ہیں کہ اُس policy کے بعد اور اُس policy سے پہلے جو government تھی، ان کی جو policy تھی، اس کو انہوں نے improve کر کے اپنی policy implement کروائی۔ یا پھر وہ policy ہماری جو ان کے بعد so called, جو یہ کہتے ہیں کہ وہ ایک نالائق تھا، میں اس کو so called تو نہیں کہوں گا کیونکہ مجھے so called کہنا نہیں آتا۔ جو یہ کہتے ہیں کہ وہ نالائق

تھا، اس کے بعد جو governmentآئی تو کیا اس government نے ان کی policy سے انکار کیا؟ کیا ان کے پاس کوئی ثبوت ہے؟ کیا ان کے پاس written میں کوئی ایسی چیز ہے کہ جس کو یہ لوگ آج یا آنے والے وقت میں ثابت کر سکیں؟ ماسوائے لفاضی کے اور ماسوائے باتوں کے ان کے پاس اور کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر یہ اس قابل ہوتے تو کم از کم ملک ان کے بتائے ہوئے قانون اور ان کی بنائی ہوئی policies پر عمل کر کے آج اس سے زیادہ ترقی کرتا۔ لیکن ان کی policies اور ان کی حرکات کو آج ہم بھگت رہے ہیں۔ (جاری ہے۔۔۔)

T11-09SEP2024 ASHFAQ/ED. WAQAS 6.40PM

سینیٹر بلال احمد خان (جاری۔۔۔): ہم آج ان کی حرکات بھگت رہے ہیں، انہوں نے جو figures دیے ہیں، انہوں نے جو decline بتائی ہے، یہ انہی کی پالیسیوں کا نتیجہ ہے جو decline آج ہمارے گلے میں fit ہے۔ ان شاء اللہ ہم اس decline کو بہتری کی طرف لے کر جا رہے ہیں جو کہ figures میں نظر بھی آ رہا ہے۔ ان شاء اللہ ہم facts and figures کے ساتھ بات کریں گے، ہم ان کی طرح لفاظی سے کام نہیں لیں گے، ان کی طرح صرف باتوں سے کام نہیں لیں گے۔ جو کچھ ہو گا، اس کا proof بھی ہو گا اور record پر بھی موجود ہو گا۔ میڈم! آپ کا شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: وزیر خزانہ صاحب! Order No.30 کے mover سینیٹر ذیشان خانزادہ ہیں۔ One minute, I will just give it to you for the media. سینیٹر صاحب Order No.30 club کرنا چاہ رہے ہیں کیونکہ آپ نے اس کا بھی جواب دینا ہو گا اور پھر آپ کو اس سے زیادہ ایوان میں بیٹھنا بھی نہیں پڑے گا۔

So, let us club it then you can respond together. Senator Zeeshan Khan Zada Sahib, please move Order No.30.

Motion under Rule 218 moved by Senator Zeeshan Khan Zada regarding the process of digitalization of FBR

Senator Zeeshan Khan Zada: I beg to move that the House may discuss the process of digitalization of FBR.

میڈم! آپ کا بہت شکریہ میں اس کے بارے میں دو، تین points Minister Finance Sahib کے سامنے رکھوں گا۔ اس سے پہلے میں نے آپ سے گزارش کی تھی کہ میں Point of Public Importance پر ایک منٹ کے لیے بات کروں گا کیونکہ یہ

urgent matter ہے۔ میڈم! اگر ہم اس کو دیکھیں کہ اس حکومت کئی دنوں بلکہ کئی ہفتوں سے ایک خوف میں مبتلا ہے اور اس کی وجہ سے قانون سازی بھی بہت تیزی سے ہوئی۔ پورے اسلام آباد اور اس کے ارد گرد کے علاقے میں چار، پانچ سو سے زیادہ containers رکھے گئے ہیں، پتا نہیں ہے کہ اس کے علاوہ کتنے motorways پر containers رکھے گئے ہیں کیونکہ PTI کے جلسے کے لیے عوام آرہے تھے، وہ ان سے اتنے خوف زدہ تھے۔ انہوں نے security کے نام پر عوام کو بہت تکلیف میں مبتلا رکھا۔ یہاں پر ہمارے Ministers ہیں اور جتنے بھی Treasury Members ہیں، اگر یہ کہیں کہ ہم نے اسلام آباد میں رہنے والے لوگوں کے لیے یہ کیا ہے کیونکہ وہ تکلیف میں تھے۔ میں ان سے یہ ضرور پوچھنا چاہوں گا کہ اس سے جو باقی لوگ motorways پر travel کر رہے تھے، ان کی اس میں کیا غلطی تھی۔ آپ دیکھیں کہ اس سے پہلے بھی PTI کے جلسے ہوئے ہیں لیکن لوگوں کو کبھی بھی یہ تکلیف نہیں ہوئی۔ آپ نے containers لگائے اور لوگوں کے راستے روکے، اس لیے motorways پر ایک بہت بڑا ہجوم کھڑا رہا اور اس کی وجہ سے لوگوں کو تکلیف ہوئی۔

میڈم! میں یہ کہوں گا کہ خیبر پختونخوا سے جو لوگ آرہے تھے۔۔۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: اب آپ motion پر بات کریں، یہ clock خراب ہے، آپ اس پر 2 minutes بول چکے ہیں، please آپ motion پر بات کریں۔

سینیٹر ذیشان خانزادہ: میں صرف آخری بات یہ کروں گا۔ میڈم! یہ Article 16 کی violation ہے اور Article 16 کہتا ہے کہ آپ peaceful assembly کر سکتے ہیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ motion پر بات کریں۔

سینیٹر ذیشان خانزادہ: آپ مجھے بعد میں وقت دے دیں تو بہتر ہوگا۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں، میری clock پر 2.5 minutes ہوگئے ہیں، this is my clock, if you are not going to move the motion, I will take mic away.

سینیٹر ذیشان خانزادہ: میں نے almost بات مکمل کر لی ہے، اگر آپ مجھے ایک منٹ اور دے دیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ بعد میں بات کرلیں

please, move your motion, this is business, you are interrupting, no this is against the Rules.

سینیٹر ذیشان خانزادہ: جو freedom of speech کی violation ہوئی ہے اور جو human rights کی violation ہوئی ہے، میں اس کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں اور جس طرح ہمارے لوگوں کو جیل میں ڈالا گیا۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ motion پر آ جائیں، I will take the floor away from you, آپ motion پر بات کریں۔

سینیٹر ذیشان خانزادہ: میڈم! میں motion پر آتا ہوں۔ میں نے ایک article پڑھا کہ FBR کے data and over all FBR کی digitalization پر بات ہوئی۔ وزیر صاحب بیٹھے ہیں اور جس طرح باقی Members نے بات کی اور میں بھی وزیر صاحب کو appreciate کرتا ہوں کہ ان political وابستگی کم ہے اور یہ private sector سے آئے ہیں۔ ہم ان کو ضرور support کرنا چاہیں گے، یہ جو initiatives لینا چاہ رہے ہیں۔ کیا اس digitalization سے tax payer کو فائدہ ہوگا یا فائدہ نہیں ہوگا، یہ ایک بہت ضروری بات ہے۔ میڈم! ہمارے لیے یہ بہت ضروری ہے کہ ہم سب سے پہلے FBR کی سمت صحیح کریں اور FBR کا کام tax collections and refunds ہے، اگر یہ دونوں کام ہیں تو اس طرح کیوں ہوتا ہے کہ FBR کو collection کے لیے کوئی effort نہیں کرنی پڑتی۔ ایک افسر جتنی liability چاہتا ہے، وہ liability ڈال دیتا ہے اور وہ سب سے junior officer ہو سکتا ہے۔ یہ بات ہے کہ اگر کسی کو refund دینا ہے تو اس tax payer کو ایک junior officer and inspector سے لے کر Commissioner صاحب کے Office سے جا کر منتیں کرنی پڑتی ہیں تب ہو سکتا ہے کہ ان کو refund ملے۔

میڈم! اگر digitalization سے ان چیزوں میں لوگوں کو کوئی ایسا relief مل سکتا ہے یا tax payers کو relief مل سکتا ہے تو آپ ضرور digitalization کریں اور ہمیں اس پر بتائیں کہ یہ کیسے ہوگا۔ اس کے علاوہ جو audits ہوتے ہیں، tax payer کا اپنا ایک private auditor ہوتا ہے، وہ audit کرتا ہے اور جو auditor ہوتا ہے، اس کے بعد SECP اور اس طرح کے ادارے رکھے گئے ہیں جو کہ auditors کے audit کرتے ہیں۔ اس کے بعد حکومت اور RTOs tax payers کے علیحدہ

audits کرتے ہیں تو یہ ایک audit کا ماحول ہے اور آخر tax payer کس، کس کو سنبھالے گا اور کس، کس کو فیسیں دے گا۔ آپ ان چیزوں کو address کریں کہ ان کو digitalization میں کیسے incorporate کریں گے اور relief کیسے دیں گے۔

میڈم! اس کے بعد FTO کی بات ہو رہی ہے جو Federal Tax Ombudsman ہے اور جو Tribunals ہے، لوگوں کو ان کا role ابھی تک سمجھ نہیں آیا کہ آپ relief کے لیے کدھر جائیں۔ آپ اگر FTO کے پاس جاتے ہیں تو آپ کا Tax Department Tribunals میں چلا جاتا ہے، اگر آپ tribunals میں جاتے ہیں تو وہ High Courts میں چلے جاتے ہیں۔ اس طرح کا ایک ماحول بنا ہوا ہے، آپ کی legal cost اتنی بڑھ جاتی ہے، اگر آپ کا refund یا کوئی پیسے یا کوئی policy issue RTO کے ساتھ یا FBR کے ساتھ پھنسا ہوا ہے تو اس پر اتنے سال لگے جاتے ہیں کہ جو آپ کو benefit ہوتا ہے اس کا کئی سال بعد کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ جب ایک سال میں 150 dollar سے 300 روپے پر چلا جاتا ہے تو ان لوگوں کو کیا فائدہ ہوگا۔ آپ اس چیز کو digitalization میں ضرور دیکھیں اور آپ آج اس ایوان کو اور ہمیں بتائیں کہ یہ کیسے ہوگا۔

میڈم! میں آخری چیز یہ ضروری کہوں گا کہ آج یہاں یہ بات ہوئی کہ ایک honourable Member نے یہ کہا کہ PTI نے اپنے وقت میں کورونا کو کیسے deal کیا۔ میں digitalization کے بارے میں یہ کہوں گا کہ Former Prime Minister جناب عمران خان صاحب نے digitalization کے بارے میں بات کی تھی اور انہوں نے کہا کہ جتنے بھی departments ہیں، وہ ہم نے digitalize اسی لیے کرنے ہیں، specially FBR اور اس طرح کے ادارے، تاکہ ہم black economy کو کم کر سکیں۔ یہ ان کا ایک major point تھا، اگر آپ چاہتے ہیں تو میں ایوان کو بتا دوں کہ اس لیے کیا کیا steps لئے گئے لیکن آپ کہیں گی کہ وقت کم ہے تو میں اس debate میں نہیں جانا چاہوں گا لیکن اس کا مقصد یہ تھا کہ آپ black economy کو کم کریں۔ Taxation and Revenue ہمیشہ ایک point ہوتا ہے لیکن میرے خیال سے آپ کا ایک aim ہونا چاہیے۔ آپ کا بہت شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا شکریہ اور آپ ایسا کریں کہ اس کو Finance Committee میں بھی raise کریں۔ Leader of the Opposition آپ ان کو wind up کرنے کی اجازت دے دیں، you also need to say something on the same subject? آپ بات کریں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: سینیٹر بلال احمد خان نے کہا کہ سینیٹر محسن عزیز صاحب ہوائی figures لے کر آئے ہیں۔ پہلے ان کی اطلاع کے لیے ہے کہ یہ پاکستان کے Statistics کے Magazine میں recorded ہے، اس میں سے یہ facts لئے گئے ہیں، یہ آپ ہی کی حکومت نے چھاپے ہیں، اس لیے آپ اپنے facts کو درست کر لیں۔ یہ ہوائی figures نہیں ہیں، آپ جو ابھی figures دے رہے ہیں، یہ ہوائی figures ہیں۔

میڈم! میرے وزیر خزانہ سے دو سوالات ہیں، ایک یہ سوال ہے کہ ہمارا tax collection میں پچھلے مہینے میں 98 اور 100 ارب کے قریب shortfall ہے جو targets دیے گئے ہیں، یہ ان کو کیسے پورے کریں گے۔

Secondly, the most important thing is, what is really worrying me that I see kind of a confusion in the Cabinet. First of all, it is understood that they do not know where they are going, and I repeat, when you don't know where to go, all roads take you there.

اب مجھے وزیر خزانہ صاحب بتائیں کہ ہم نے آج جو statement پڑھی ہے جو کہ ہمارے Foreign Minister نے London میں دی ہے۔ انہوں نے جس میں IMF کے بارے میں سوالات کھڑے کر دیے ہیں، یہ اس طرح کر رہے ہیں، یہ political influence کر رہے ہیں اور وغیرہ وغیرہ ہے۔اب do you think کہ انہوں نے Finance Minister کے لیے کتنی مشکلات create کر دی ہیں۔۔۔آگے۔۔۔T12

T12-09Sept2024 Naeem Bhatti/ED: Khalid 06:50 pm

سینیٹر سید شبلی فراز (قائد حزب اختلاف): اب do you think کہ بیچارے وزیر خزانہ کے لیے انہوں نے کتنی مشکلات پیدا کر دی ہیں، ہمیں یہ بتائیں کہ

who is in control? Who is managing the Finance Ministry? Is it Mr. Dar; the Foreign Minister because any statement coming from the Foreign Minister regarding the issues relating to IMF.

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: قائد حزب اختلاف! یہ سوال پوچھے جا چکے ہیں۔

Senator Syed Shibli Faraz: I want to emphasize that this is a very important question that the Finance Minister needs to answer and what economic plan he has?

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: موقع تو دیں ان کو، he will.

سینیٹر سید شبلی فراز: آپ ہمیں اس ملک کا economic plan تو دیں کہ آپ کیسے اس ملک کو۔۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر سید شبلی فراز: آپ سنیں تو سہی۔آپ نے مجھ پر احسان کیا ہے؟

Madam what is this? The honourable Senator is new to the house so probably he does not know that the decorum...

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ ذاتیات پر نہ آئیں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: میں ذاتیات پر نہیں آرہا ہوں، he is new.

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ wind up کیجیے۔ تھوڑا سا لحاظ کریں، آپ بھی relax کریں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: آپ بھی relax کریں، ورنہ پھر ہم عرفان صدیقی صاحب کو یہاں پر بٹھا دیں گے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ انہیں بٹھا دیں، میں نے انہیں request کی ہے کہ مجھے جانا ہے۔

سینیٹر سید شبلی فراز: آپ بتائیں کہ آپ کے پاس economic plan کیا ہے اور وزیر خزانہ آپ اتنی جلدی ناراض نہ ہوا کریں سب کا وقت قیمتی ہے جو یہاں پر آتے ہیں you are a member of Senate also and we respect that and we would like to cooperate with you, we have not been aggressive to you, we have been very benevolent to you, we have been very generous to you, so please آپ اس کا جواب دے دیں۔

میڈیم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ، سینیٹر عرفان آپ ان کو بولنے کا موقع دے دیں۔ وزیر صاحب آپ اس motion کو windup کریں۔ I have to take the next motion quickly.

Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance

سینیٹر محمد اورنگزیب (وفاقی وزیر خزانہ): شکریہ، میڈم چیئرپرسن! میرے خیال میں آج دو بہت specific سوال تھے کہ shrinking of the loans and surging of bad debts in the private sector and the second one was digitization of the FBR. Now this move into a much larger discussion into the economy of the Pakistan which is absolutely right and اس معزز ایوان کا۔۔۔۔

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ relax کریں اور بیٹھیں ایوان کے کچھ قوا و ضوابط ہوتے ہیں، تمیز کے دائرے میں رہیں اور بیٹھیں۔ آپ جو کرتی ہیں وہ آپ کو زیب نہیں دیتا۔ .please carry on Minister Sahib

سینیٹر محمد اورنگزیب: میرے خیال میں یہ بہت ضروری ہے کہ میں کسی وقت اس معزز ایوان میں پیش ہوں گا to talk about the overall economy, overall economic plan and where we are. میں ان دو سوالوں سے پہلے تھوڑا سا background دینا چاہتا ہوں کہ where we were, where we are and where we are going because very important, because last fiscal year where we stopped and before we started into this fiscal year, یہ سمجھنا بہت ضروری ہے کہ currency stable ہے foreign exchange reserves are at two months of import cover, inflation rate جہاں تھا اب تو خیر single digit میں آگیا ہے اور یہ چیز ایک ایسی چیز ہے جو جون میں رکی نہیں ہے۔ جولائی اور اگست میں remittances کے numbers اور برآمدات کے numbers are at all-time high in the economy of this country. اب سب لوگ جیسے کہتے ہیں کہ macro-economic stability یہ کیا اتنی بڑی بات ہے؟ یہ سب میرے معزز

دوست ہیں اور کاروباری طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ macro-economic stability is basic hygiene, ہم اس ملک میں تین سال پہلے بھی ایک چیز دیکھ چکے ہیں

that you put the foot on the paddle and once you go beyond 4%, you run out of dollars you get into the balance of payment position and therefore you run into back into lender of last resorts.

اسی طرح ہم یہ چیز بھی دیکھ چکے ہیں کہ جب آپ ایک programme delay کرتے ہیں you get into essential, non-essential regimes. اس وقت بھی industry کو یاد رکھنا چاہیے جب صرف oil and addible oil کیونکہ رمضان آرہا تھا only two commodities were able to import, the rest of the economy including the steel industry کیونکہ 20, 25% سے زیادہ ہم import نہیں کر سکتے تھے کیونکہ scrap was basic commodity and basic thing. دیکھیں macro-economic stability ایک basic hygiene ہے اور یہ ایک basic بنیاد ہے جس کی base پر آپ growth کو آگے لے کر جا سکتے ہیں اور اس میں مختلف views ہو سکتے ہیں، مختلف ideas ہو سکتے ہیں، thoughts ہو سکتی ہیں اور ہم ان کو خوش آمدید کرتے ہیں۔ اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ

someone is sort of behold into any views but that is basic hygiene.

میڈم پریذیڈنگ آفیسر جو دوسری بات ہوئی، میں تھوڑی basic چیزوں پر آنا چاہتا ہوں۔ سینیٹر محسن صاحب نے ذکر کیا کیونکہ that was the basic issue that shrinking of loans and the surging of bad debts in the private sector, I think this is a very critical thing and from my perspective دیکھیں جو credit to private sector یہ 2024 کے دوران تقریباً 470 billion or half a trillion rupees سے بڑھا ہے اور یہ آپ کی بات بالکل درست ہے کہ Government has to show fiscal discipline. ہم fiscal discipline show کریں گے، ہمارے revenues بڑھیں گے، ہمارے اخراجات کم ہوں گے، اس سے ہماری borrowing کم ہوگی جس کی وجہ سے to lend to the private sector capacity بڑھے گی۔

آپ کی یہ بات بالکل درست ہےand we are with you sir becauseیہ میں نہیں کہہ رہاوزیراعظم کہہ رہے ہیں کہ Government has no business being in the business, private sector has to lead this country is as simple as that. Therefore, the lending to the private sector, میں خود گورنر کے ساتھ بیٹھا ہوں، بینکوں کے ساتھ بیٹھاہوں، agriculture, SME, IT all are priority sectors have to get more financing as we go forward and the Government borrowing has to go down as we show more fiscal discipline, *Insha Allah* as we go forward. سینیٹر صاحب! اس میں کوئی گنجائش ہی نہیں ہے جو آپ بات کر رہے ہیں کہ ہم اس کو آگے لے کر چلیں۔ میں اس میں صرف ایک چیز آپ کو کہنا چاہ رہاہوں، یہ تھوڑی سی technical بات ہے اور ایسی بات نہیں ہے کہ NPLsبڑھ رہے ہیں یا خدانخواستہ ہمارے جو sectors ہیں وہ بہت impact ہو رہے ہیں۔ یہ IFRS-9 کا ایک technical معاملہ ہے because we get into an expected lost type of regime which means کہ جیسے ہی ratings up جاتی ہیں اس کی وجہ سے آپ کو provisions لینی پڑتی ہیں لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ جو sectors ہیں یہ اپنی جگہ بالکل موجود ہیں and we will support them as we go forward.

اس میں جیسے میں نے ذکر کیا کہ ہم بجٹ میں کیا زیادہ چیزیں لے کر آئے ہیں، ہم نے IT کا بجٹ بڑھایا not because to support the Government but support the Eco-system which can help our freelancers and other sectors which can help grow the software exports, وزیر صاحبہ یہاں بیٹھیں ہیں۔

دوسری چیز کہ the growth in the agriculture the growth in the SMEs sector. SME sector, میں first loss and the subsidy, یہ ہم نے allocation کی ہے بجٹ میں تا کہ banks SMEs sector میں کسی کی چیز گروی رکھ کر نہ رکھیں ، کسی کا collateral رکھ کر نہ کریں، they should go towards cash through landing اور ہم اس کو ان شاء اللہ آگے لے کر جائیں گے۔

دوسرا جو سوال پوچھا گیا ہے، میں اس کا جواب بھی دے دوں۔ آپ نے جو بات کی ہے بالکل آپ نے درست کی ہے اور کہہ رہے ہیں about FBR and the digitalization of it. دیکھیں میں آپ کے ساتھ agree کرتا ہوں any transformation has to be people process technology, لوگوں کا جو ہم ردوبدل کر سکیں اور وزیر اعظم صاحب نے اس کا عمل آج سے تین، چار مہینے پہلے شروع کیا ہے۔ اس میں بہت issues بھی آئے لوگوں نے اس پر تنقید بھی کی but where we cannot falter is integrity, competence پر بات ہو سکتی ہے کہ میں competent ہوں یا نہیں ہوں، integrity is black and white is as simple as that and if our tax authority does not have the integrity then we have a problem, so therefore we started with that in the people agenda. The second thing is process اگر process میں ہم simplification نہ لا سکے، میں آپ کو خود کہتا ہوں کیونکہ دیکھیں you are preaching to the converted میں private sector سے آیا ہوں، میں چھ سال نوکری کر کے آیا ہوں جو salaried class کی بات ہوتی ہے if as a salaried class person جس کی تنخواہ source پر کٹ رہی ہے۔

(جاری۔۔۔)

T13-09Sept2024 Abdul Ghafoor/Ed. Mubashir Time: 7.00 P.M

سینیٹر محمد اورنگزیب (وفاقی وزیر برائے خزانہ) جاری۔۔ جو salaried class کی بات ہوتی ہے as a salaried class person جس کی جو تنخواہ ہے وہ at source کٹ رہی ہے, if I have to get tax advisors, if I have to get, you know help from the accounting firms then there is something very wrong, we have simplify the processes, we as salaried class person کہ میں اپنا ایک form پیش کروں اس میں ٹیکس اتھارٹی کہے کہ آپ آگے کر سکتے ہو، پیچھے کر سکتے ہو تو اس کی basis پر مجھے جواب دیں and that's it and that is final return and the last thing sir, is what you just says Senator sahib is the Technology وہ کیا ہے it's about Technology. Technology is means to an end, it is not ended itself

یا کسی اور جگہوں appraisement تاکہ کہیں موقع ہی نہ مل سکے کہ میں reducing the human intervention پر جا کر کوئی ایسی بات کر سکوں اور ایسا کوئی فائدہ اٹھا سکوں. so reducing human intervention.

The second is the transparency تاکہ آپ سب لوگوں کو transparency آ سکے the third is simplification, ease of doing business and the last thing is sir, which is the most important thing, which is the most important thing, which is client satisfaction جب تک ہم trust and confidence نہیں لا سکیں گے جو ٹیکس اتھارٹی ہے we are not going to move forward میں آخر پر اپنی بات ختم کرنا چاہتا ہوں۔

میں اس معزز ایوان کے سامنے میڈم چیئرپرسن! میں خود حاضر ہوں گا، جتنی دیر یہ لینا چاہتے ہیں میں لوں گا لیکن آخری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ 240 میلین 24 کروڑ لوگ ہیں اس ملک میں اور ہم سب کے لیے جواب دے ہیں لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم کہیں کہ ٹیکس نہیں دیں گے because we do not believe in the sanctity of the tax authority یہ ملک philanthropy پر نہیں چل سکتا philanthropy پر educational institutions چلتی ہیں، یونیورسٹی چلتی ہیں، ملک صرف ٹیکس اور ٹیکس دینے پر آگے چل سکتے ہیں لیکن اس کے لیے بڑا ضروری ہے ہم سب کا دارومدار اور یقین ہونا چاہیے کہ جس اتھارٹی کو ٹیکس دے رہے ہیں

those taxes are going to be effectively used for more importantly, no one is going to, play havoc with the whole system as we go forward.

لیڈر آف دی اپوزیشن یہاں پر بیٹھے ہیں میں کئی مرتبہ حاضر ہو چکا ہوں اور یہ کافی مرتبہ بات کرتے ہیں and I am very grateful to him that he shows, you know his confidence in me as a person but the reality is not about the person is about the intend, what we are trying to do in this country کہ ہم اس کو ایک structural reform لے کر آئیں جب یہ بات ہو رہی ہے کہ اگر ہم نے IMF کا ابھی یہ بات ہوئی ہے میں اس بات پر ختم کرنا چاہتا ہوں whether this can be the last programme for the IMF? The only way it can be the last programme for the IMF, if we are able to

execute the structural reforms, taxation going from 9% of GDP up to GDP 13% plus we can be part of comity of the Asians تاکہ ہم sustainable ہو سکیں۔

Energy Reforms جو کہ power sector میں ہوا ہے اگر اس میں sustainability لائیں گے تو آگے جا سکتے ہیں تو last thing the State owned Enterprises آپ جو بات کرتے ہیں کہ اس میں کتنا exchequer پر کتنا نیچے لا سکتے ہیں یا کتنا loss ہے privatization کر سکتے ہیں کہ نہیں۔ یہ تین رفامز ایجنڈا اگر ہم کر سکے ان شاءاللہ and we are very committed to do that, this will be the last IMF programme. Thank you Madam Chairperson sahiba.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا بہت شکریہ! آپ نے کافی مربوط windup کیا ہے۔ جی سینیٹر منظور کاکڑ صاحب اگر آپ دو منٹ دے دیں گے تو ایک Motion لینا اس کے بعد سینیٹر ایمل صاحب اور سینیٹر دوست محمد صاحب بھی بیٹھے ہیں، جی 7.00 up to 7.30 p.m windup. سینیٹر کامران صاحب آپ کا بھی ہے آپ تشریف رکھیں۔ جی، I am sorry

سینیٹر سید شبلی فراز: دیکھیں ہمیشہ کوئی نہ کوئی قواعد وضوابط ہوتے ہیں جب بھی آپ چیئر پر بیٹھتی ہیں۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں میں تو ادھر دیکھ رہی ہوں آپ دو منٹ please relax, Leader of the Opposition. میں جناب مروت، ایم این اے صاحب کو recognize کرنا چاہ رہی ہوں وہ بیٹھے ہیں سینیٹر دوست محمد صاحب نے ان کو کہا ہے that is something, just curtsey of the House and please allow moment, جی سینیٹر دوست محمد صاحب، ابھی اس کے بعد آپ سارا کر لیجئے گا ان شاءاللہ۔ جی، اب I have given to him please allow. جی وہ بار بار مائیک لے رہے ہیں میں کیا کروں؟ وہ colleagues کو جگہ دے دیں تھوڑی سی۔ ایک سیکنڈ۔۔

سینیٹر سید شبلی فراز: اچھا آپ کر لیں بات۔ آپ کر لیں۔ (پشتو)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں نے پورا نام لیا کان کھول لیں، شیر افضل مروت، ایم این اے، جی سن تو لیں۔ کیا لیا۔

I welcome you to the House.

نہیں ابھی Motion ہے میرے بھائی۔ آپ کے لیڈر آف دی اپوزیشن پھر ایک منٹ مانگ رہے ہیں۔ Ok.

سینیٹر سید شبلی فراز: میری مختصر سی بات ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ! میں نے آپ کو کبھی بد تمیز نہیں کہا، کسی کو نہیں کہا۔ جی!

سینیٹر سید شبلی فراز: نہیں یہ زیادتی ہے I think جلدی سے، میرا وزیر خزانہ صاحب، جناب! میں نے آپ سے ایک درخواست کرنی ہے۔ دیکھیں اس میں کوئی شک نہیں ہے جو آپ نے باتیں کیں ہم چاہیں گے کہ اس پر کتنا burning issue ہے اور ہماری جو concerns تھیں وہ یہ بھی تھی کہ وزیر خارجہ صاحب نے جو statement دی ہے اس کو ہمارے loan پر کیا اثر ہوگا؟ اور کیوں نہیں ہے coordination specially اس وقت ہماری economy desperate situation میں ہے ایسے بیانات وہ show کرتے ہیں کہ you know all is not well, there is no coordination اور ہم چاہیں گے کہ ایک اکانومی پر ایک پورا اجلاس رکھیں اس کو وقت دیں کہ facts & figures کے ساتھ advice کریں۔

Madam Chairperson: I think he is ready to do that he already said so we welcome both ideas.

جی سینیٹر منظور کاکڑ صاحب! بس آپ دو منٹ بول لیں پھر I have to move the Motion اور بہت سارے ممبرز کا اس وقت time لگا ہوا ہے۔

Points of public importance raised by Senator Manzoor Ahmad regarding imposition of 10% levy on Transporters and Businessmen across Pakistan and Iran

سینیٹر منظور احمد: بہت شکریہ! Point of public importance move کرنے سے پہلے میں ایک بات کروں گا بل پیش کیا تھا سینیٹر سمینہ ممتاز زہری صاحبہ نے افسوس کے ساتھ مجھے کہنا پڑ رہا ہے، جب بل پیش ہو رہا تھا درمیان میں ایک نئی روایات رکھی ہے، میں اس پر کیا کہہ سکتا ہوں سارے ساتھی ہیں Upper House میں ایک decorum ہے اگر اس کو ہم صحیح رکھیں کہ ہم کیا پیغام دے رہے ہیں اس بڑے ایوان سے positive message جانا چاہیے negative نہیں۔

میڈیم چیئرپرسن صاحبہ! دنیا میں ملکوں کے درمیاں میں تجارت اور کچھ معاہدے ہوتے ہیں۔ بلوچستان سے کل۔۔

Madam Presiding Officer: Ssorry to interrupt you, please don’t use telephone in the House in the front row.

سینیٹر منظور احمد: کل بلوچستان سے کچھ businessmen and transporters اسلام آباد میں آئے تھے تو ان کا ایک issue تھا کہ ایران کے ساتھ جو تجارتی معاہدہ ہے، اس حوالے سے جو معاہدہ ملکوں سے ملکوں کے درمیان میں ہوا ہے، ایران اس کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ تجارت کے حوالے سے 500 سے 600 کے قریب ٹرالر ایران میں جاتے ہیں اور ایران سے پاکستان آتے ہیں لیکن جب جہاں سے ہمارے ٹرانسپورٹرز اور تاجر جاتے ہیں، جب ایران کی سرزمین میں داخل ہوتے ہیں تو وہاں سے ایک کلومیٹر فی ڈالر اس کو چارج کرتے ہیں اور یہاں کا کرایہ جو transporters یا ٹرک والوں کا بنتا ہے اس میں سے 10% وہاں پر کاٹا بھی جاتا ہے۔ جب دو ملکوں کے درمیاں ایک معاہدہ ہوا ہے جبکہ ہمارے تاجر برادری کا اس ملک کا بڑا contribution ہے ایک ریڑھ کی ہڈی کی حثیت رکھتے ہیں جناب چیئرپرسن! کیا جب ایران اپنے ملک میں اپنے لوگوں کو سہولت دے رہے ہیں، تو ہمارا ملک کیوں اپنے تاجر برادری کو یا businessmen کو وہ تحفظات کیوں نہیں دے رہے؟ جب ایران سے پاکستان میں ان کے transporters آتے ہیں تو وہی charges ان کے لیے بھی ہونے چاہیے جو ہمارے پاکستانی تاجروں سے وصول کرتے ہیں اور جو کچھ ہو رہا ہے میڈم چیئرپرسن! اس حوالے سے اگر یہ issue committee کو refer کر دیں۔ (جاری-- T-14)

T14-09Sep2024 Tariq/Ed: Waqas. 07:10 pm

سینیٹر منظور احمد---(جاری)---تو وہ سلوک یا وہ charges ان سے بھی لینے چاہییں جو ہمارے transporters کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اس حوالے سے اگر یہ مسئلہ آپ کمیٹی کو refer کر دیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: میں آپ سے یہی عرض کرنے والی تھی کہ یہ بہت اہم issue ہے اور اس کو ضرور متعلقہ کمیٹی میں جانا چاہیے۔ اب سینیٹر ایمل ولی صاحب آپ سے گزارش ہے کہ one motion then you are up, کیونکہ کافی اراکین بھی بہت wait کر رہے ہیں لیکن میرے بھائی ہمیں business بھی کرنا ہے۔ جی سینیٹر پونچھو آپ کا Order No.27 ہے، please move the motion.

Motion Under Rule 218 moved by Senator Poonjo regarding discontinuation of the Railway line known as the Loop section

Senator Poonjo: Thank you Madam Chairperson. I, Senator Poonjo Bheel move that the House may discuss the issue of discontinuation of the Railway line known as the Loop section, formerly operated through the districts of Umerkot, Tharparkar and the Mirpur Khas Stations.

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ! میرے motion کے حوالے سے میں اس ایوان کے سامنے تاریخی پس منظر میں یہ بات کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ پاکستان میں یہ ریلوے کا نظام جب سے شروع ہوا تو اس سے پہلے کا ریلوے کا نظام پرانے تھرپارکر جس کی ریلوے لائن جو تھ پور سے connected تھی، یہاں pre-partition سے پہلے یہ صورت حال تھی کہ یہاں جو ٹرین چلتی تھی وہ میرپور خاص اور ساتھ جھڈو، جمڑاہو، نوکوٹ، ڈگری، ٹالی، نبی سر، فضل بمبرو سے ہوتی ہوئی آکڑی سٹیشن تک جاتی تھی لیکن جب یہ ٹرین کا سفر چل رہا تھا اور پاکستان تو اس کے بعد بنا لیکن وہاں جو تھ پور کے راجہ امید سنگھ کے علاقے میں جب قحط پڑ گیا، لوگ بھوک اور افلاس سے مر رہے تھے کیونکہ وہ صحرا کا علاقہ تھا، اس کے ساتھ جہاں نہری نظام تھا وہ ہمارا علاقہ عمرکوٹ پرانا تھرپارکر ڈسٹرکٹ تھا۔ تو انہوں نے حکومت کے ساتھ یہ معاہدہ کیا چونکہ وہ pre-partition کا وقت تھا اور پورا ملک ایک تھا تو حکومت برطانیہ نے مشرت شادی پلی تک اس ٹرین کی لائن بچھائی اور یہاں سے یہ loop section پر ٹرین چلتی رہی جو کہ راجہ جی کی ٹرین کے نام سے مشہور تھی۔

وقت گزرتا رہا لیکن جب پاکستان بنا تو وہاں کے مہاراجہ نے یہ ٹرین پاکستان کو بیچ دی اور discontinuation کا سلسلہ شروع ہو گیا اور اس کے بعد بھی اس ٹرین کا سلسلہ ہمارے ہاں چلتا رہا۔ اس ٹرین سے ہمارے بہت سے علاقے مستفید ہوتے تھے جس سے بہت لوگ فائدہ اٹھاتے تھے، لوگوں کا آنا جانا تھا، heavy carriage load وہاں سے گزرتا تھا اور ریلوے سٹیشنز کا بہت فائدہ ہوتا تھا اور اس ٹرین کی وجہ سے بہت آمدورفت ہوتی تھی، لوگوں کے معاشی مسائل بھی حل ہوتے تھے اور heavy carriage load وہ کم خرچ میں کرتے تھے لیکن بدقسمتی سے جون 2005 میں اس ٹرین کو بند کر دیا گیا۔ ساری دنیا میں نئے projects بچھائے جا رہے ہیں، نئی سکیمیں launch کی جا رہی ہیں لیکن ہماری حکومت نے جون 2005 میں کہا کہ ٹرین بجٹ خسارے میں چل رہی ہے اور اسے انہوں نے اس وقت بند کر دیا اور اس کے بعد وہاں کے تمام ریلوے سٹیشنز پر جتنا material لگا ہوا تھا وہ آئے دن لوگ چوری کرتے چلے جا رہے ہیں، وہاں آج مرغی فارم لگے ہوئے ہیں، بہت سارے لوگوں کا ریلوے سٹیشنز کی تمام پٹڑیوں پر قبضہ ہے۔

میں موقع کی مناسبت سے اس مسئلے کو بہت اہم سمجھتا ہوں، ہمارے علاقے کے لوگوں کا یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ پاکستان کی حکومت کو اس ٹرین کو rehabilitate کرنا چاہیے، اس ٹرین کی پٹڑی پر بہت کم خرچہ آئے گا کیونکہ انگریزوں کے زمانے میں لوگوں نے اپنے پیسے لگا کر ریلوے سٹیشنز بنانے میں مدد کی تھی۔ ان میں سمارو، KGM، لوڈو، ڈگری، نوکوٹ وغیرہ تھے اور وہاں کے مخیّر حضرات نے اپنے پیسے دے کر ریلوے سٹیشنز بنائے تھے اور ریل کی پٹڑی بچھانے میں مددگار ثابت ہوئے تھے لیکن بدقسمتی کے ساتھ وہاں ٹرین تو نہیں چل رہی ہے لیکن ان پٹڑیوں پر قبضے ہو چکے ہیں۔ میں اپنی پاکستانی حکومت سے اس motion کی معرفت یہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ جو نئی پٹڑی بچھا رہے ہیں جو جالو جو رسے، چھور سے تھر کول تک جا رہی ہے جہاں عوام کو کوئی importance نہیں دی جا رہی ہے۔ وہاں عوام سفر نہیں کر سکتی ہے لیکن آپ نے تھر کول کے carriage کے لیے یہ بنائی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ چونکہ پرانا track پہلے سے بنا ہوا ہے اس پر کم خرچ ہو گا، ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ آپ کو کمیشن کم ملے لیکن یہ بہت پرانا راستہ ہے، بنا ہوا ہے، سٹیشن کی پٹڑیاں موجود ہیں، انہیں rehabilitate کر کے اس ٹرین کے راستے کو بنایا جائے کیونکہ وہ لوگ تو وہ تھے جنہوں نے اپنے عوام کے لیے سوچا تھا کہ 56 میں جب یہ قحط آیا تھا تو انہوں نے یہ ریل کی پٹڑی بچھائی۔ لوگوں کے لیے اناج یہاں سے collect کرنے کے لیے سندھ سے کہا تھا کہ ہمیں یہاں سے گندم ملے گی کیونکہ ڈھورو، نارو اور چھڈو کے علاقوں میں بہت گندم اور چاول ہوتا تھا، اس وقت کے راجہ نے تو اپنے لوگوں کے لیے سوچا تھا کہ یہاں سے چاول اور گندم کا اناج میرے علاقے میں پہنچے لیکن ہم نے اس ٹرین کی پٹڑی کو ختم کر دیا۔

آج میں اس motion کے توسط سے آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اسے آپ کمیٹی میں بھیجیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر صاحب، بہت اہم بات ہے، ضرور اسے متعلقہ کمیٹی میں بھیج دیں گے۔ سیکرٹری صاحب اسے refer کر دیں۔ آپ سے گزارش ہے کیونکہ آپ سب نے ابھی جانا ہے تو میں کہوں گی کہ سب کا business لے لیں، منسٹرز آپ اسے wind-up کریں گے؟ میں نے آپ سے گزارش کی ہے کہ آج جلدی کر لیں کیونکہ آپ سب کو جانا بھی ہے۔ منسٹر کو wind-up کرنے دیں۔ آپ نے motion پر بات کرنی ہے؟ Motion چل رہا ہے بھائی، اس پر کر دیجیے گا- let the Minister wind-up, please, don't be so irregular.

<u>Ms. Shiza Fatima Khawaja (Minister of State for Information Technology)</u>

محترمہ شزہ فاطمہ خواجہ (وفاقی وزیر مملکت برائے انفارمیشن ٹیکنولوجی): شکریہ، میڈم چیئرپرسن! محترم سینیٹر کا concern ان کے لوگوں کے حوالے سے بالکل جائز ہے۔ اس بابت اتنی سی گزارش ہے کہ جب یہ ریلوے ٹریک بچھا تھا تب وہاں پر road

وہ روڈ تھی زیادہ تر جو عوام تھی کہ consideration یہی میں جب اسے بند کیا گیا تب 2005 بھی نہیں تھی اور connectivity کے ذریعے travel کرتی تھی، یہ meter gauge track ہے، اس پر جو ٹرین چلتی تھی وہ steam engine train تھی جو صرف 35 kilometre per hour کی سپیڈ سے چلتی تھی۔ اس کی سپیڈ بھی لوگوں کے لیے viable نہیں رہی eventually یہ ہوا کہ لوگ road سے travel کرنا prefer کرتے تھے۔ As a consequent اسے اس وقت بند کیا گیا۔ اس کی conversion کا جو معاملہ ہے اس بابت پاکستان ریلویز نے اس کی assessment کی تھی لیکن converting it from meter gauge to broad gauge, it is not viable کیونکہ وہاں پر نہ تو population کی اتنی potential ہے اور نہ freight کی۔ جیسے کہ سینیٹر صاحب نے خود فرمایا کہ وہاں پر جو تھر کول کے لیے 105 کلومیٹر کی لائن بچھ رہی ہے وہ ان تینوں اضلاع جو عمر کوٹ، تھرپارکر اور میرپور خاص کے through گزرتی ہوئی جائے گی اور ان کا جو معاشی مسئلہ ہے جب وہاں سے ریل گزرے گی تو ان شاءاللہ economic activity شروع ہو جائے گی۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: منسٹر صاحبہ میری گزارش ہے کہ یہ محروم علاقے ہیں اس لیے شاید یہ آپ کے جواب سے مطمئن نہ ہوں اور میں already کہہ دیا ہے کہ متعلقہ کمیٹی میں جائے اور وہاں تھوڑا سا thrash out ہو جائے۔ سیکریٹری صاحب اس کمیٹی میں سینیٹر پونجھو اور سینیٹر گھومرو دونوں کا invite کر لیجیے گا، دونوں کو بولنے کا موقع نہیں ملا۔ میں نے وعدہ کیا تھا کیونکہ پارلیمانی لیڈر ہیں، پارلیمانی لیڈر آپ میڈیا کے حوالے سے انہیں رپورٹ دینے دیں یا آپ ایک منٹ کی اجازت دے دیں۔ نہیں آپ نے میڈیا کے بارے میں رپورٹ دینی ہے۔ جی سینیٹر ایمل صاحب، اس کے بعد ہم motions پر آئیں گے۔ .I have to give him first

Point of Public Importance raised by Senator Aimal Wali Khan regarding law and order situation in Khyber Pakhtunkhwa

سینیٹر ایمل ولی خان: شکریہ، میڈم چیئرپرسن! Point of order پر ایک بہت اہم نقطے پر میں آپ اور اس پورے ایوان کا ذہن لے کر جانا چاہتا ہوں۔ ہم بار بار چیخ رہے ہیں اور ہماری باتیں سنی نہیں جا رہی ہیں۔ پختونخوا اس وقت دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے اور اگر میں یہ بات کر رہا ہوں تو اسے ہلکا نہ لیجیے گا کیونکہ میڈم میں سمجھتا ہوں کہ آدھے سے زیادہ پختونخوا میں ایسے حالات ہیں کہ اندھیرے میں پولیس موجود ہی نہیں ہوتی ہے۔ دن کی روشنی میں پولیس موجود ہے اور جب اندھیرا ہوتا ہے تو پولیس تھانوں میں گھس جاتی ہے اور دہشت گرد باقاعدہ کنٹرول سنبھال لیتے ہیں۔ یہ حالات اتنے پیچیدہ ہو گئے ہیں کہ آج لکی مروت میں لوگ دہشت گرد اور دہشت گردی کے خلاف نکلے

تھے اور آپ یقین نہیں کریں گے کہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے پولیس والوں نے جا کر اس کیمپ میں شرکت کی اور پولیس نے یہ demand کی کہ فوج کو یہاں سے باہر کرو۔۔۔جاری۔۔۔(T-15)

T15-09SEPTEMBER2024 Mariam/Khalid 07:20 p.m.

سینیٹر ایمل ولی خان: (جاری۔۔۔۔) لوگ دہشتگرد اور دہشتگردی کے خلاف نکلے تھے اور آپ یقین نہیں کریں گے کہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے پولیس والوں نے جاکے اس camp میں شرکت کی اور پولیس نے یہ demand کیا کہ فوج کو یہاں سے باہر کریں طالب یا دہشتگرد جائیں، پولیس جانے اور قوم جانے۔ یا تو ریاست نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ طاقت ور قوت کی ایمایر کو کہ ہم نے خیبر پختونخوا کو دہشتگردوں کے حوالے کرنا ہے، یا ریاست سو رہی ہے، intelligence ختم ہے۔اس وقت ایسے حالات ہیں کہ آپ squad کے ساتھ بھی خیبر پختونخوا کے بیشتر ضلعوں سے شام کے بعد نہیں گزر سکتے اور ہم بار بار چیخ رہے ہیں کہ ان حالات تک ہمیں لانے والے reconciliation والے ہیں لہٰذا میں ایک دفعہ پھر Chair سے request کروں گا کہ ایک inquiry commission بنایا جائے۔ کم از کم قوم یہ حق رکھتی ہے کہ reconciliation کن نکات پر ہوئی۔ قوم نہیں بلکہ بڑے اچھے اچھے لوگ یہ نہیں جانتے کہ جو چالیس ہزار دہشتگردوں کو لا کر دوبارہ پاکستان میں settle کرایا ہے ان کو کن نکات پر settle کرایا ہے۔اگر وہ ہی چالیس ہزار لوگ ہیں تو پھر وہ بندے سہولت کار ہیں اور میں یہ دوبارہ گزارش کرتا ہوں کہ ان سہولت کاروں کے خلاف کاروائی ہونی چاہیے۔

میں نے ایک دفعہ پہلے بھی یہ بات کی میں پھر دکھی دل سے یہ بات کر رہا ہوں کہ کیوں شہید سینیٹر ہدایت اللہ کے ساتھ جو واقعہ ہوا ہے اس کے لیے کوئی inquiry commission نہیں بنایا جا رہا۔ کیوں آج تک ان کے گھر والوں کو کوئی report نہیں دی جا رہی اگر ہم اس طرح کے مسائل میں ہم ویسے ہی جیسے we can't speak, we can't hear, we can't see بن جائیں گے تو ایک ایک سینیٹر ہم سے چلا جائے گا ہم پختون جائیں گے، باقی اچھے domicile والے تو ہمیں معلوم ہے کہ ہمارے لیے دعا کر لیں گے، غمی کر لیں گے۔ باقی ہم ہی جاتے رہیں گے لیکن ان پر اگر ہم inquires نہیں کریں گے تو یہ سلسلہ ہم کبھی بھی نہیں روک سکتے۔

میں بجلی اور بجلی کے بل پر بات کرنا چاہتا ہوں اور میں بلکلCM Punjabاور انہوں نے جو پنجاب کے لیے جو کیا ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں، ہوا نہیں ہوا وہ الگ بات ہے لیکن وہ اپنی قوم کے لیے، اپنے صوبے کے لیے ایک سوچ لے کر آئے کہ ہم نے غریب لوگوں کو بجلی سستی دینی ہے۔ میں as representative of KPایک سوال دماغ میں آتا ہے کہ جہاں جس صوبے میںIPPCsکی ایکunitبجلی نہیں بن رہی اس صوبے کے لوگIPPCsکے بل کیوں دے رہے ہیں۔ سمجھ نہیں آرہا ہے۔ خیبر پختونخوا بجلی میں خود کفیل ہے سب سے سستی ترین بجلی ہم بناتے ہیں اور ہم حکومت وقت سے یہdemand and requestکرتے ہیں۔ اگر requestسنتے ہیں تو ہمrequestکرتے ہیں نہیں تو اپنے حق کے لیے ہمdemandکریں گے کہ خیبر پختونخوا کےbillsمیں سے IPPCsکی جوfeesہے اس کو ختم کیا جائے۔ اگر نہیں ختم ہوتے تو عنقریبAwami National Partyاس سلسلے میں ایک تحریک شروع کرے گی اور پھر ہم پختونوں کو یا خیبر پختونخوا کو بجلی کا حق دینے کے لیے ہر حد تک جائیں گے۔ میں ان اپنے بھائیوں کی طرف سے اپنے بھائی میرا خیال ہے کہ چلے گئے ہیں مروت صاحب ان کو میںwelcomeکرتا ہوں۔ لیکن میں ان کوrequestکرتا ہوں کہ ہمارے دل بڑے ہیں ہم سب کوwelcomeکرتے ہیں آپ لوگ کبھی نکال دیتے ہیں اور کبھی لے آتے ہیں۔ آپ لوگ ایک فیصلہ کرکے دلوں کے قریب رکھ لیں۔

Thank you.

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ سینیٹر ایمل ولی خان آپ نےPower Committeeکے حوالے سے بات کی ہے میں سمجھتی ہوں کہ اس کوPower Committeeمیں جانا چاہیے۔ وہ اس لیے کیونکہ اس پر پہلے بھیdiscussionہو چکی ہے اور جو Power and Energyکے وزیر ہیں انہوں نے یہاں بیٹھ کر بھی کہا ہے کہ وہ اس کو لے جانا چاہتے ہیں۔ جی؟

سینیٹر ایمل ولی خان: Committeeمیں بھیج دیں وہاں تو بلکل گنے چنے لوگ ہیں کم از کم ادھرbriefingضرور ہو۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی ضرور۔

سینیٹر ایمل ولی خان: سینیٹر ہدایت کے لیے بھیplease inquiry commissionبنائیں، یہ ان کا حق ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی بلکل ان کا حق ہے۔

سینیٹر ایمل ولی خان: As a colleague یہ ان کا حق ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: اس میں کوئی شک نہیں سینیٹر صاحب آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔

سینیٹر ایمل ولی خان: اس کے لیے commission بنایا جائے، اعلان کیا جائے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: Commission بنانے کی میری صوابدید نہیں ہے but I will speak to the Chairman کہ اس کا حل کیا ہے۔ کامران صاحب آپ اجازت دیں تو ایک ایک منٹ ہم سینیٹر افنان بہت دیر سے انتظار کر رہے ہیں۔

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: یہ media کی report لے لیں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب پانی اوپر سے گندا آنا شروع ہو جاتا ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ اپنا motion کر لیں کوئی discrimination نہیں ہے۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: آپ باقی جو مرضی کریں اس وقت لیکن یا تو کسی کو بھی وقت نہ دیں جب آپ نے کسی ایک کو وقت دے دیا۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ دونوں Senators wait کریں یہ motion لے لیں پہلے۔

Order No.28. Senator Kamran Murtaza. Move your motion there is no question of discrimination.

سینیٹر کامران مرتضیٰ: ہم جب گلہ کرتے ہیں نہ وہ ہم feel کرتے ہیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے آپ دل سے کہہ رہے ہیں آپ motion move کریں۔ وقت بہت کم ہے۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: دل کے اندر رکھ کر نہیں بیٹھتے مگر اس طرح سے کہیے۔۔۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر کامران آپ motion move کریں I don't need explanations please.

Motion under Rule 218 moved by Senator Kamran Murtaza regarding overall performance Capital Development Authority (CDA)

سینیٹر کامران مرتضٰی: میں گلہ کرنے کا بھی حق رکھتا ہوں۔

It is moved that the House may discuss the overall performance of the Capital Development Authority (CDA) with particular reference to the performance of the Maintenance Directorate (responsible for repair/maintenance of Government owned accommodations) and the Sanitation Directorate.

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: ان کو motion پر بات کرنے دیں۔آپ نے بات نہیں کرنی؟

سینیٹر کامران مرتضٰی: میں نے بات کرنی ہے۔ یہ CDA جو ہے شاید اس شہر کا سفید ہاتھی ہے جس کو میرے خیال سے سب سے زیادہ funds ملتے ہیں اور funds ملنے کے بعد وہ funds معلوم نہیں کہاں چلے جاتے ہیں۔ وہ کسی کو بھی پتا نہیں چلتا۔ یہ شہر باقی چاروں صوبوں سے باہر ہے اور شاید پاکستان سے بھی باہر ہے۔ اس شہر میں سب سے زیادہ government owned residencies ہیں اور وہ government owned residence کو اس کی repair, maintenance, sanitation یہ ساری کی ساری ذمہ داری CDA کی ہے اور اس میں اگر کوئی تعلق دار ہے کسی کا تو اس کی تعلق داری کی بنیاد کے اوپر اس کے ساتھ خصوصی سلوک ہوگا۔ اس کے ساتھ رحم، اچھا پیار والا برتاؤ ہوگا اور اگر اس کو کسی کے ساتھ کوئی خصوصی تعلق نہیں ہے تو پھر بیشک اس کا گھر جل رہا ہو، اس کے گھر کی جو بھی حالت ہو، وہاں sanitation کا جو مرضی مسئلہ ہو۔ وہ مسئلہ کبھی حل نہیں ہوگا تو یہ motion اس لیے move کیا تھا کہ کوئی mechanism ہونا چاہیے۔ یا تو mechanism یہ ہو سکتا ہے کہ پہلے آؤ پہلے پاؤ جس نے maintenance, repair کے لیے پہلے درخواست دی ہے۔ ایک طریقہ ہونا چاہیے ایک طریقہ کار وضع کر لیتے ہیں اور پہلے آؤ

پہلے پاؤ کی بنیاد پر یا جس جگہ کی حالت زیادہ خراب ہے وہ طریقہ وضع کر لیتے ہیں۔ مگر آپ جو بھی اصول وضع کریں وہ اصول وضع کرنے کے بعد پھر اس کو violate نا کریں پھر اس کے مطابق چلیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ ان کو بات کرنے دیں۔

سینیٹر کامران مرتضٰی: CDA کی performance بہتر بنانے کے لیے اگر CDA کی performance بہتر ہو گی تو جو اس شہر کے رہنے والے ہیں جو ان گھروں میں رہتے ہیں جو سرکار کی خدمت کرتے ہیں اور سرکار نے اس خدمت کی بدلے ان کو اپنے گھر دیے ہوتے ہیں اور اگر وہ سکون اور مناسب گھروں میں رہیں گے تو میرا خیال ہے کہ ان کی performance بھی بہتر ہو گی اور اگر یہاں رہنے والوں کی performance بہتر ہو جائے تو باقی ملک کی performance بھی شاید کچھ ٹھیک ہو جائے گی۔ مہربانی کریں گے کہ کوئی mechanism ہو اور mechanism کسی اصول کی بنیاد پر ہو۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ سارے نہیں بول سکتے آپ نے بہت بات کر لی ہے۔ We are ready to adjourn now please. اجازت دیں سینیٹر افنان اور آپ پھر کر لیں and then she will wind up. So, I can only do two people one one minute we have to adjourn the House. We have to adjourn the House Senator Afnan آپ نے لمبی بات نہیں کرنی ہے۔ Motion پر نہیں کرنی تو پھر I can’t give it this is against the rules. (Continued)…

T16-09SEP2024 FAZAL/ED: Waqas 07:30 pm

Madam Presiding Officer: (Continue….) I can’t give it, this is against the rules. Minister Sahiba, please windup.

<u>Ms. Shaza Fatima Khawaja, Minister of State for Information Technology & Telecommunication</u>

Ms. Shaza Fatima Khawaja (Minister of State for Information Technology & Telecommunication): Thank you, Madam Chairperson.

کامران صاحب کی بات بالکل درست اور جائز بات ہے۔

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: سن لیں۔ She is responding.

Ms. Shaza Fatima Khawaja: I completely agree with what Kamran Sahib has said.

جہاں تک فنڈز کا تعلق ہے۔ میڈم! بات یہ ہے کہ فنڈز کا audit بھی ہوتا ہے اور اس کی details موجود ہیں۔

Maintenance Department generally is underfunded for about 15 million square feet of covered area that they maintain.

ان کو اس سال ٹوٹل 365 million روپے ملے ہیں۔ I will recommend to the Government and CDA also to increase the maintenance budget. ان کا خیال یہ ہے کہ تقریباً سو روپے per square foot at least ہونا چاہیے۔

جہاں تک procedure کی بات ہے تو سینیٹر صاحب کی یہ بات بھی درست ہے۔ I would recommend to CDA to make a proper procedure کہ کس کی maintenance کب اور پہلے ہونی چاہیے۔

They had to be clearly laid down in a transparent system of responding to the maintenance complain. I would speak with the CDA and the Ministry of Interior and *Insha Allah* we will get back to it.

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر ڈاکٹر افنان اللہ خان صاحب! ایک ایک منٹ بات کریں کیونکہ House نے adjourn ہونا ہے۔ میں نے ممبران کو accommodate کرنے کی بہت کوشش کی۔ آپ بعد میں بات کریں گے۔ ایک ایک بندہ دونوں اطراف سے بات کرے گا۔ جی، سینیٹر ڈاکٹر افنان اللہ خان صاحب۔

Senator Dr. Afnan Ullah Khan

سینیٹر ڈاکٹر افنان اللہ خان: بِسۡمِ ا للّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ، میڈم چیئرپرسن صاحبہ! چونکہ وقت کی قلت ہے تو میں main بات پر آجاتا ہوں کہ کل چیف منسٹر صاحب، خیبر پختونخوا نے ایک تقریر فرمائی جو کہ ایک انتہائی شرمناک اور اخلاق سے گری ہوئی تھی جس کے اندر اس نے عورتوں کے بارے میں اتنی فضول [***] کی گئی کہ وہ دہرائی نہیں جا سکتی۔ رپورٹرز کے بارے میں بھی فضول [***][2] کی گئی۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحب! میں expunge کر رہی ہوں۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر افنان اللہ خان: آپ مجھے بتائیں کہ اگر ہم بشریٰ بی بی کے بارے میں ایسی باتیں کریں گے تو آپ کو کیسے لگے گا۔ آپ لوگوں کو تو شرم آنی چاہیے کہ آپ لوگ دوسروں کے بارے میں ایسی باتیں کرتے ہیں۔ آپ لوگوں کی پارٹی بار بار یہ کام کرتی ہے۔ ایک مرتبہ نہیں، دو مرتبہ نہیں بلکہ تین مرتبہ۔ آپ لوگ مجھے ایک بات بتائیں کہ یہ کوئی طریقہ ہے کہ آپ لوگوں کے لیڈران ہر چوتھے دن عورتوں کے بارے میں آکر فضول باتیں کرتے ہیں۔ یہ شرمناک ہے۔ یہ ایک پورا pattern نظر آتا ہے کہ بجائے اس کے کہ آپ ایسے لوگوں کو on task لے لیں۔ یہ آدمی کسی Night Club کا bouncer ہو سکتا ہے، یہ کسی گلی کا غنڈہ ہو سکتا ہے یہ چیف منسٹر نہیں ہو سکتا۔ آپ لوگوں نے اس کو چیف منسٹر بنا دیا ہے۔ یہ روزانہ [***] اس کرتا ہے۔ میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ اگر اس نے آئندہ [***] اس کی تو ہم اس کو ایسا سیدھا کریں گے کہ اس کی نسلیں نہیں بھولیں گی۔ اس نے مذاق بنایا ہوا ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحب! یہ [***] والی بات حذف کریں۔ آپ اس طرح کے الفاظ استعمال نہ کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر افنان اللہ خان: اس نے روزانہ یہ مذاق بنالیا ہے۔ ہم اس کے خلاف کچھ بھی نہ بولیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ پارلیمانی گفتگو رکھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر افنان اللہ خان: اس نے کئی مرتبہ اس طرح کی گفتگو کی ہے۔ ایک مرتبہ دو مرتبہ کتنی مرتبہ ہم صبر کریں۔

---

[2] "[Words expunged as ordered by the Presiding Officer]."

(مداخلت)

Madam Presiding Officer: I am now going to adjourn the House. The House stands adjourned to meet again on Tuesday the 10th September, 2024 at 3.00 pm.

[The House was then adjourned to meet again on Tuesday the 10th September, 2024 at 3.00 pm]